اسکول نگر

مصنّف: امجد محمود چشتی

http://amjadmahmood.com

اسکول نگر

امجد محمود چشتی
amjadchishti1237er@gmail.com

http://amjadmahmood.com

کمالِ جمال ، جمالِ خیال
محالُ، محالُ، محالُ، محال

http://amjadmahmood.com

انتساب

اُن اساتذہ اور افسران کے نام جو موجودہ نامساعد حالات، معاشرتی منفی روّیوں اور ناہمواریوں، اور ذاتی مشکلات کے باوجود اپنے فرائضِ منصبی، نہائیت اخلاص اور دیانتداری سے انجام دیتے ہیں اور اپنی ذاتی زندگی کے ہر پہلو میں اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں اور ترجیحات کومقدم رکھتے ہیں۔

http://amjadmahmood.com

جملہ حقوق

کتاب	:	سکول نگر
مصنف	:	امجد محمود چشتی
کمپوزنگ	:	اظہر کمپیوٹر گرافکس، میاں چنوں
پرنٹر	:	گردیزی کمپیوٹر گرافکس میاں چنوں
اشاعت	:	جولائی 2014
قیمت	:	100 روپے

منگوانے کا پتہ:

اظہر کمپیوٹر گرافکس، نشتر روڈ، نزد گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول، میاں چنوں

موبائل نمبر: 0332-4556116

http://amjadmahmood.com

فہرست

- پیش لفظ 10
- اسکول نگر کیا ہے؟ 12
  - I مردانہ سکول 13
  - II زنانہ سکول 14
- محلِ وقوع
  - I منطقہ حارہ کے سکول 15
  - II خطِ سرطان وجدی کے سکول 16
  - III قطبین پہ واقع سکول 16
  - IV پراسرار سکول 19
  - V دریائی سکول 19
- آب وہوا
  - I موسم بہار 22
  - II UPE کی سونامی کا موسم 23
  - III امتحان کا موسم 28
  - IV PEC کا موسم 28
  - V کلاس ٹیسٹ کا موسم 30
  - VI انٹرنل امتحان کا موسم 31
  - VII چھٹیوں کا موسم 32
    - گرمیوں کی چھٹیاں 33
    - مذہبی چھٹیاں 33

http://amjadmahmood.com

رخصتِ ایاّم زچگی 33

عمرہ لیو 34

میڈیکل لیو 34

رخصت اتفاقیہ 35

نصف رخصت 35

رخصت ہائے بلا عنوان 36

سرما کی چھٹیاں 36

○ اسکول نگر کے باشندے

I بچہ 37

II معلمات 41

III معلمین 44

IV قدیم اساتذہ 45

V مدتِ وسطیٰ کے ملازمین 47

VI جدید یا کنٹریکٹ اساتذہ 48

VII والدین 49

VIII درجہء چہارم 50

IX M.E.A 51

X کلرک 52

XI اراکینِ سکول کونسل 54

XII ہیڈ ٹیچر 54

http://amjadmahmood.com

○ جانور 57
○ خوراک 59
○ پیشے 61
○ مشاغل 62
○ کھیل 63
○ آئینی ڈھانچہ
I دستورالعمل 64
II روڈ میپ 64
III امورِ خزانہ 65
IV سالانہ بجٹ 65
V ماہانہ گوشوارہ جات 65
VI C-C-Grant 65
○ NSB 66
○ اکاؤنٹ آفس 67
○ قدرتی آفات
I مانیٹرنگ اَبزرویشن 69
II ایمرجنسی میٹنگ 70
III سرپرائز ڈوزٹ 71
IV DTEs مٹورنگ 72
V پیڈا ایکٹ 2006 73
VI ریشنلائزیشن 74

http://amjadmahmood.com

VII	آڈٹ	75
VIII	NSB کی تباہ کاریاں	76
IX	تعلیمی ایمرجنسی	776
X	Consolidation	78
XI	سمرکیمپ Summer Camp	79

○ داخلہ خارجہ پالیسی

○ نصابیات

I	استاد کی اپیل شاگرد کے نام	82
II	اتفاق میں برکت ہے	83
III	درخواست برائے دُگنی فیس	83
IV	درخواست ضروری کام	84
V	سوالیہ پرچہ (تعلیمی علوم)	86

○ اسکول نگر علم نجوم کی روشنی میں

آپ کا یہ سال کیسا ہوگا

I	برج PST/ESE	91
II	برج EST/SESE	93
III	برج SST/SSE	95
IV	برج ہیڈ ٹیچر	96
V	برج SS	99
VI	برج کلاس فور	100

http://amjadmahmood.com

VII	برج کلرک	101
VIII	برج اے ای او	101
IX	برج ڈی ای او	102
X	برج DTE	103

○ قبرستان 104

○ متوقع پالیسی برائے مستقبل قریب 112

http://amjadmahmood.com

پیش لفظ

اسکول، اپنے قیام، مقاصد، مقام اور عظمت کے اعتبار سے اِک عظیم اور لا محدود ریاست کی مثل ہے۔ جس کا اپنا محلِ وقوع آب وہوا، باشندے، خوراک، رسم ورواج، مشاغل، داخلہ وخارجہ پالیسی اور اقتصادیات ہیں۔ اسکول کا مقصد عظیم اُن نونہالانِ قوم کی تعلیم وتربیت اور کردار سازی ہے۔ جنھوں نے آئندہ ملک وقوم کی باگ دوڑ سنبھالنا ہوتی ہے اور قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔

کیا اسکول، پالیسی اور اس سے متعلّقہ افراد واداروے ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنے فرائض کی ادائیگی بطریقِ احسن کر رہے ہیں؟

جواب میں فطرتِ انسانی کے مطاق کئی آراء آئیں گی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ چند غیر متوازن پالیسیوں، معاشرتی بے حسّیوں اور چند اراکین وعملہ کی غیر مخلصانہ روشوں اور سرگرمیوں سے اسکول کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

کچھ احباب کی نظر میں اداروں میں کام کا اعصاب شکن بوجھ غیر معمولی طور پر بڑھ گیا ہے اور کام کرنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔

مگر زندگی تو نام ہی اِسی جد وجہد کا ہے۔ کسی شاعر نے کہا تھا

سفر میں دھوپ تو ہوگی جو چل سکو تو چلو
سبھی ہیں دھوپ میں تم بھی نکل سکو تو چلو

چند اور ساتھی اس بات پر مایوس ہیں کہ آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے اور ان کی محنت اور خلوص کی وقعت نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان کا شکوہ ہے کہ ہر طرف اندھیرا ہے۔

http://amjadmahmood.com

لیکن ہمیں بھولنا نہیں چاہیے کہ ہم اپنے حصے کا چراغ روشن کرنے کی طاقت تو رکھتے ہیں۔

بقول احمد فراز

شکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

ماضیٔ قریب تک سکول اور محکمہ تعلیم نہایت پرسکون اصطلاحات رہی ہیں۔ کام کی نوعیت و ہیئت اس قدر گمبھیر نہ تھی۔ تیزی سے ترقی کرتے اور بدلتے ماحول کے تناظر میں اِس شعبہ کو بھی تقابلی میدان میں دنیا سے زور آزمانا ہے۔ اب کام کی نوعیت انتہائی سخت بلکہ خون آشام ہوتی جا رہی ہے۔ زندگی بے کیف سی لگنے لگی ہے۔ اور اس سے منسلک لوگ زندگی کی رنگینیوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اِک دور تھا کہ سکول زبان و ادب کا گھوارہ ہوتا تھا۔ ادبی ماحول سجتے تھے مگر اب تو اِک 1 - دبی ہوئی صورت حال سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ اس مختصر سی کتاب میں سکول کی دنیا میں رونما ہونے والے واقعات، حالات، مسائل، رُوّیے اور پالیسیاں زیرِ بحث ہیں اور یہ سب استعارات اور تشبیہات پر مبنی ہے۔ کیونکہ واضع الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہ تھا لہذا طنز و مزاح کا اسلوب اپنا کر اِسے قابل اشاعت بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

امجد محمود چشتی
۱۲۳/۷ ای آر میاں چنوں
2-07-2014

.......O.....O.......

http://amjadmahmood.com

سکول نگر کیا ہے

اسکول ایک متعیّن یا اِک چار دیواری میں محصور چند کمروں، برآمدوں، دفتر، کلاس رومز، پلاٹوں اور میدان پر مشتمل جگہ کا نام ہے۔ جہاں چند ادھیڑ عمر اور کچھ نو عمر تقرر شدہ خواتین و حضرات بطور معلمؓ صبح سویرے با دلِ نخواستہ تشریف لاتے ہیں اور نہایت بُردباری، تحمل اور برداشت سے بعد از دوپہر وقفوں وقفوں سے قیام پذیر رہتے ہیں۔ اُن میں سے کچھ افراد، سادگی اور خلوص کے مرض میں مبتلا ہونے کے باعث عجیب سرگرمیوں میں ملوث پائے جاتے ہیں وہ نہ صرف دیانت داری سے وقت پر سکول آتے ہیں بلکہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں تندہی اور محنت جیسی معیوب چیز کی ملاوٹ کرتے نظر آتے ہیں۔ قدیم ادوار میں آج کی طرح عالیشان عمارات، کوالیفائیڈ سٹاف اور دیگر انتظامی و مالی سہولیات سکول کو میسر نہ تھیں۔ دور دراز علاقوں میں محض شیشم (ٹالی) کے درخت کے نیچے کسی چارپائی پہ دھوتی میں ملبوس، سر پر پگڑی سجائے اور حقےؓ کے کش لگائے استاد جلوہ افروز ہوتا تھا۔ چند طلباء استاد کے سامنے بوسیدہ کپڑوں میں زمین پر بیٹھ کر نوٹ بکس کی بجائے زمین پر لکھائی کی مشق کرنے میں مصروف عمل ہوتے تھے۔ مگر غربت اور وسائل کی کمی کو حصولِ تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے دیتے تھے۔ خالصتاً دیسی ساخت سے Basic Skills کی تربیت دی جاتی تھی خصوصاً کاپی پنسل کے بغیر ہی کمال درجے کی خوشنویسی سیکھ لیتے تھے، وقت گزرنے کے

http://amjadmahmood.com

ساتھ ساتھ اسکول کی ظاہری وضع قطع، شان و شوکت اور سہولیات کی فراہمی حیرت انگیز طور پر معراج پر جا پہنچی مگر ان کے باوجود وہ بنیادی مہارتیں Endanger Species کی مانند مفقود ہوتی جا رہی ہیں۔ اسکول اصل میں فوجی و سول افسران، صنعتکار، تاجر، پائلٹ، ڈاکٹر، انجینئر، چور، بھتہ خور، سیاستدان، ڈاکو اور معلّم ساز فیکٹری کا نام ہے چند افراد سکول سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ بھی نہیں کرتے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے بڑی تعداد اور کھیپ جو انسانی شکل میں ہر سال اداروں سے برآمد ہوئی ہے وہ مستقبل کے عظیم بے روزگاروں کی ہوتی ہے۔ تمام حالات اور اعداد و شمار اس نظریہ کی تصدیق کرتے نظر آتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہمارے موضوع بحث میں صرف سرکاری ادارہ جات شامل ہیں۔ دیگر اقسام اس بحث سے مستثنٰی ہیں۔ ذیل میں ہم سرکاری ادارہ جات کی ایلوٹروپک فارمز پر بحث کرتے ہیں۔

(i)_ مردانہ سکولز (ii)_ زنانہ سکولز

(i)_ مردانہ سکولز :

یہ سکول ہمہ قسم کی جسمانی ساخت کے حامل مرد حضرات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ چند حضرات بلاشبہ جامعیت کی تعریف پر پورا اُترتے ہیں جبکہ بیشتر کے Software اور کچھ کے Hardware متاثر ہو چکے ہوتے ہیں۔

جب کہ کچھ کو Windows کی خرابی کے عارضہ جات بھی لاحق ہیں مگر وہ کسی قیمت پر Replace ہونے کیلئے رضا مند نہیں ہیں۔ اسکول نگر کے ترقی یافتہ ریجن میں امراضِ ٹیوشن متعدی وباء کی شکل اختیار کر چکی ہے اور اُن خطوں کو

http://amjadmahmood.com

مکمّل لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ کچھ خطوں میں صرف اسی مرض میں مبتلا مریضوں کو داخلہ کی اجازت ہوتی ہے اور دیگرامیدواران داخلوں سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ ان خطوں میں نہایت مشاّق، تجربہ کار اور کہنہ مشق ماہرین تعینات ہوتے ہیں۔ جو اپنے فرائض منصبی نہایت احسن طریقے سے ادا کرنے میں بدرجہءاتم مہارت کے حامل ہوتے ہیں۔

زنانہ و مردانہ سکولوں کی مشترک اقدار میں ذوقِ باتونیت کی تسکین اور سکول اوقات میں طلباء وطالبات کو ذاتی کاموں میں مصروف رکھنا نمایاں ہیں۔ دونوں اقسام میں سب سے زیادہ تعجّب کی بات یہ کہ ان کی تعلیمی سرگرمیوں کی ابتداء ''یکم اپریل'' کے مضحکہ خیز دن سے ہوتی ہے جو دنیا میں ''اپریل فول'' کے نام سے مشہور ہے۔

(ii)_ زنانہ سکولز

یہ سکولز چند خواتین، کچھ مرد ملازمین، ایک عدد کینٹین، سلائی بنوائی، کشیدہ کاری، معلمات کے بچوں کے لئے بے بی کیئر سنٹر، کوکنگ ریسپیز سنٹر اور فروغِ گفت وشنید کے مراکز پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اکثر سکولوں میں تعلیمی سرگرمیوں سے زیادہ سماجی و دینی تہواروں پر زور دیا جاتا ہے اور انہی کو دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا ہے۔

http://amjadmahmood.com

محل وقوع

اسکول نگر بکھرے ہوئے جزائر کی مانند ہزاروں زمینی قطعات کی شکل میں ہر شہر قصبے اور دیہات میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں سکول نگر کا جغرافیائی وجود تقریباً ہر طول بلد اور عرض بلد میں مسلم ہے۔ ذیل میں ان کی جغرافیائی حدود کا تعین کیا جاتا ہے۔

(ا)۔ منطقۂ حارہ کے سکُول TROPICAL SCH

شومئی قسمت سے سکولوں کی یہ قسم عین منطقہء حارہ میں آباد ہے جن پر محکمہ تعلیم، افسران بالا، ضلعی انتظامیہ اور مانیٹرنگ سیل کی الٹر وائلٹ ریز پورا سال 90 ڈگری پر پڑتی رہتی ہیں۔ جن کے باعث ان خطوں میں پورا سال ہی گرما گرمی، گہما گہمی اور محکمانہ حدّت وشدت پوری آب وتاب سے اثرات جمائے رکھتی ہیں۔ کبھی کبھار شدید "لُو" تندو تیز گرد آلود آندھیاں اور خطرناک طوفان چلتے ہیں تو بعض اوقات Tornado سکون برباد کرتے ہیں۔ کیونکہ "سرِ راہ" واقع ہونے کی وجہ سے افسران بالا، بلا ارادہ و پروگرام ان سکولوں میں وقت، بے وقت وارد ہوتے رہتے ہیں اور مفت کی وزٹ نام کرتے رہتے ہیں جس سے ان خطوں کے باسیوں کو شدید پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔ مگر حالات کا سامنا کرتے کرتے ان خطوں کے باشندوں کے مدافعاتی نظام Immune System کافی مئوثر اور متحرک ہو جاتا ہے اور سورج کی خطرناک شعاعوں کے منفی اثرات معدوم ہو جاتے ہیں اور محکمہ ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود

http://amjadmahmood.com

ان تلوں سے تیل نکالنے کی حسرت دل میں لئے رہ جاتا ہے اور یہاں کے باشندوں کو وقتی پریشانی کے سوا کوئی نمایاں پریشانی لاحق نہیں ہوتی۔ البتہ شاذ و نادر موسمی سسٹم میں کوئی ''بڑا'' اور ''سر پھرا'' سیارہ وارد ہو جاتا ہے تو اسکول نگر کے مقیم کسی حد تک نقصانات کے اندیشوں میں گھر سکتے ہیں اور گرج چمک، آندھی طوفان کے ساتھ ساتھ ژالہ باری کی آفات سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

خطِ سرطان اور خطِ جدّی کے سکُول

یہ خطّے منطقہ حارہ سے 23,23 ڈگری اِدھر سے اُدھر اور یہاں سے وہاں پھیلے ہوئے ہیں۔ جہاں محکمانہ شعائیں قدرے ترچھی پڑتی ہیں اور اپنی آب و تاب اور جاہ جلال کا اظہار کما حقہ طور پر نہیں کر پاتیں۔ منطقہء حارہ کی نسبت یہ علاقے نسبتاً محکمانہ شدت پسندی اور خطرناک موسلا دھار بارشوں سے محفوظ رہتے ہیں مگر بعض اوقات ان خطوں میں بھی گرج چمک اور برسات کے امکانات روشن ہوئے رہتے ہیں اور اپنی موجودگی کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔

قُطبین پہ واقع سکُول

سکول کی تیسری قسم زمین کے انتہائی دور دراز علاقوں میں یعنی قطبین پر واقع ہے۔ ان میں تقریباً پورا سال کارکردگی کے جمود کی برف جمی رہتی ہے اور دیوہیکل گلیشیئر کی مانند قائم و دائم ہوتی ہے کیونکہ ان علاقوں میں محکمانہ چیرا دستیاں اور سختی کی شعاعیں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔ ان خطوں میں آباد

http://amjadmahmood.com

باشندوں کے کام کاج کا طریقہ، رہن سہن اور تہذیب وتمدن سکون وسکوت پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان خطوں میں طلباء اوران کے معماروں کی ظاہری وضع قطع، لباس، صفائی اور بول چال کی اپنی ہی شان ہوتی ہے۔ اوقات کار میں اکثر ہلکی پھلکی سوفٹی پاؤں کی زینت ہوتی ہے۔

اکتوبر سے مارچ تک سروں اور جسم کے کچھ حصوں کو گرم شال نما کپڑوں میں ملفوف رکھا جاتا ہے جبکہ طلباء ان کے برعکس باریک کپڑے پہنتے ہیں اور اکثر اپنے پاؤں کو جوتوں کی اذیت سے محفوظ رکھتے ہیں۔ برسبیل تذکرہ بیان ہے کہ یہاں کی ثقافت میں دریائی سفر کے دوران دیہاتی خواتین اپنے جوتوں کو پاؤں کی بجائے سروں پر سجا کر سفر کرتی تھیں۔

غربت، جہالت، عدم توجہی، بے کارگی اور سستی کے باعث ان خطوں میں خوفناک رفتار سے آبادی میں بے تحاشا اضافہ فطری حقیقت ہے۔ کیونکہ مذکورہ لوگ محض ”کمال کرنا“ ہی کمال کی حد تک جانتے ہیں۔ کثرتِ اطفال کے موجب روزی روٹی کا فقدان سدا بہار خزاں کی طرح سر پر منڈلاتا رہتا ہے۔ اس خطے میں سکول اسمبلی میں علی الصبح دو تین طلباء روزانہ گرنے اور بے ہوش ہونے کے فن کا مظاہرہ بھی کرتے ہیں کیونکہ اکثر و بیشتر والدین کی شفقت اور ذمہ داری کے باعث بغیر ناشتہ کے سکول آجاتے ہیں۔

ان دور دراز علاقوں میں کارکردگی کی جمی برف شاذو نادر ہی پگھلتی ہے کیونکہ وہاں کئی کئی ماہ سورج کی روشنی کی پہنچ نہیں ہو پاتی۔ سکول چلانے کے لئے محض ہلکی پھلکی پھوہاریں کافی سمجھتی جاتی ہیں۔

البتہ شدید اور خطرناک موسموں کا خطرہ اور کھٹکا دل میں ضرور لگا رہتا ہے۔

http://amjadmahmood.com

کچھ عرصہ قبل ایسے سکولوں میں بھینس، بکریاں، بیل، مرغیاں، گھوڑے اور گدھے وغیرہ جلوہ افروز ہوتے تھے مگر سرکار کی شہبازائی کارروائیوں اور اثرات نے ان رجحانات میں واضح کمی کر دی ہے۔

ان تمام حقائق کے باوجود چند ادارے تمام تر نامساعد حالات اور افسران بالا اور محکمانہ خوف و ہراس کی عدم موجودگی کے ہوتے ہوئے اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے فرائض منصبی میں بدستور مصروف عمل ہیں۔

چند زنانہ و مردانہ سکولز جغرافیائی اعتبار سے اپنے عملہ کے چند خوش بخت افراد کے دولت خانوں کے قریب واقع ہیں جن کا خمیازہ سکول کو پورا سال بھگتنا پڑتا ہے۔اس جغرافیائی وقوع پذیری کے باعث سکول کے بچوں اور بچیوں کو ان دولت خانوں میں کارہائے خانہ داریوں میں مدعو کیا جاتا ہے اور انہیں باعزت طور پر تعلیمی عمل سے ہٹا کر بوریت سے بچایا جاتا ہے۔ان سرگرمیوں میں گھر کی صفائی ستھرائی، کچن کا کام، رسم صفائی برائے پارچہ جات اور بھینسوں کے چارہ بنانے جیسے عملی کاموں سے روشناس کروا کر سنہری مستقبل کے قیمتی ٹپس Tips دیئے جاتے ہیں یہ سرگرمیاں سکول کے قریب بسنے والے سٹاف کے علاوہ فاصلاتی سطح پر مقیم حضرات بھی قدرے ہچکچاہٹ سے دھڑلے سے سرانجام دیتے ہیں۔

.......O.....O.......

http://amjadmahmood.com

پُر اسرار سکول:

چند دور دراز علاقوں میں سکول محض دستاویزات میں موجود ہوتے ہیں اور غیبی سکول ہونے کا شرف بھی رکھتے ہیں کچھ سکول دیکھنے میں تو عمارت کے حامل بھی ہوتے ہیں مگر سٹاف اور طلباء دونوں ناپید ہوتے ہیں۔ البتہ مقامی باشندے ان سکول میں لائیوسٹاک کی رہائش کا انتظام اور انصرام کر کے عمارت کو ضائع ہونے سے بچائے رکھتے ہیں۔

دریائی یا سیلے کے سکول:

قطبین پر واقع سکولز کی طرح ان سکولوں میں بھی محکمانہ انضباتی کرنیں پورا سال پڑنے سے قاصر رہتی ہیں ہر سال موسم برسات میں سیلاب کا متبرک پانی سکول کی حدود میں بڑے وقار کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ سیلاب کی تباہ کاریوں کے باوجود سکول میں زیر تعلیم چند طلباء اور معلمین خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور اس مسرت بھرے سوگ میں اگلے موسم برسات کا شدت سے انتظار کرتے ہیں اور وہاں تک تدریسی و انتظامی امور تعطّل کا شکار رہتے ہیں۔

.......o.....o.......

http://amjadmahmood.com

آب وہوَا

اسکول نگر کی آب وہوا گرمیوں میں شدید گرم، مرطوب او آتشیں جبکہ سردیوں میں شدید سرد، کُہر زدہ اور دُھندلی رہتی ہے۔ جن کی بدولت ان ایام میں اکثر تعطیلات رہتی ہیں۔ بارش یا پھوار کی امکانی صورت میں متوقع نقصانات سے بچنے کے لئے سٹاف گھر سے نکل کر سکول جانے سے حد درجہ گریز کرتا ہے۔ بعدازاں گھریلو معمول کے امور شدید موسمی صورت حال میں بھی جاری وساری رہتے ہیں۔ موسم بہار میں پولن الرجی، مکھی مچھر کی بھرمار سے علامتی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ جن سے سٹاف کی طبعیت ہلکان ہونے کے باعث استراحت کا تقاضہ کرتی ہے۔ کبھی کبھار افسران بالا کے دوروں اور وزٹس کی آندھیاں اور گرد آلود ہوائیں چلتی ہیں۔ چنانچہ اس صورت حال میں سکول کی محفوظ عمارت میں بادلِ نخواستہ قیام میں ہی عافیت سمجھی جاتی ہے۔ بصورت دیگر ان طوفانوں اور آندھیوں سے کام چوری، غیر حاضری اور نا اہلی کے جھونپڑے اور درخت جزوی طور پر متاثر ہو سکتے ہیں مگر جڑ سے اُکھڑنے سے اکثر محفوظ رہ جاتے ہیں۔ یوں ان طوفانوں اور آندھیوں کا موسم بخیریت و عافیت گزر جاتا ہے۔ سربراہان ادارہ جات پر ہمہ وقت خبط الحواسی، کپکپاہٹ، بے چینی اور بدنظمی کی حالت طاری رہتی ہے اور گھریلو زندگی میں بھی اوسان خطا ہی رہتے ہیں۔ اس ناموافق آب وہوا میں سربراہان سماجی میل جول، خاندانی حیات، ازدواجی

معاملات، دوست احباب، ذاتی مشاغل اور تفریح جیسی نعمتوں سے کنارہ کش ہو کر تارک الدنیا ہوئے رہتے ہیں۔ پرانی حکایات میں ذکر ملتا ہے کہ اِک دور تھا کہ سربراہانِ ادارہ بھی آزاد اور چلتے پھرتے اور ہنستے بولتے انسان ہوا کرتے تھے مگر اب تو آشوبِ حالات نے یہ سب کچھ قصہء پارینہ بنا دیا ہے سکول نگر کے ظالم موسم کے کرخت تھپیڑوں نے ساغر صدیقی کی یاد دلا دی۔

زندگی جبرِ مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

.......o.....o.......

http://amjadmahmood.com

موسمِ بہار

اسکول نگر کی آب و ہوا میں حیرت انگیز طور پر سال میں دو بار بہار کی رنگینیاں، روشنیاں اور گہما گہمیاں عروج پر دیکھی جاتی ہیں۔ پہلی بار سال کے وسط ماہِ جون میں سالانہ بجٹ کے موقع پر وقوع پذیر ہوتی ہے جس میں پھول کھلنے کا تناسب 10 فیصد سے 20 فیصد تک عموماً اور 25 فیصد سے 30 فیصد تک خصوصاً دیکھنے میں آتا ہے۔ البتہ ایک آدھ بار یہ شرح 50 فیصد کی یکارڈ حد تک بھی جا چکی ہے۔ پھول کھلنے کی اس بہار کو بد دلی اور ناشکری کے احساسات اور جذبات کے ساتھ قبول کر کے محظوظ ہوا جاتا ہے۔

دوسری بہار سال کے آخر میں سخت جاڑے کے موسم میں جلوہ افروز ہوتی ہے۔ یہ بہار بے آب و گیاہ خطوں کے مکینوں کے لئے مژدۂ مسرت ثابت ہوتی ہے۔ اس میں سکیلز کے مطابق انکریمنٹ کے خوشنما اور زر آور پھول کھلتے ہیں۔ اس طرح دونوں بہاریں سکول نگر کے باشندوں کے لئے آمدنی میں خاطر خواہ اضافے کا باعث بنتی ہیں جن میں نہ صرف آمدنی میں اضافے کے پھول کھلتے ہیں بلکہ بھینی بھینی خوشبو بھری بادِ صبائیں اسکول نگر کے چمن زاروں، کوہساروں ، ریگ زاروں اور میدانوں کو معطّر اور لبریز کرتی ہیں۔

UPE

کے سونامی کا موسم

اسکول نگر کی آب وہوا میں سب سے خطرناک، وحشت ناک، خوفناک اور خون آشام موسم UPE اور USE کی سونامی کا ہوتا ہے جو گذشتہ چند سالوں سے تواتر کے ساتھ سکول کی تعلیمی بنیادوں اور سٹاف کی ہڈیوں کو عمل پیہم کی طرح کھوکھلا کر رہا ہے۔ اس سونامی کی وارننگ سال میں کسی بھی وقت دی جا سکتی ہے۔ سرکار اس سونامی کو شرح خواندگی میں غیر معمولی اضافہ کے لئے سودمند سمجھتی ہے۔ درحقیقت UPE کی یہ سونامی سکول میں موجود اثاثوں اور املاک پر عدم توجہی کا باعث بنتی ہے۔ وہ یوں کہ اساتذہ کو سونامی کارروائیوں میں ملوث کر کے بچوں اور سکول کو خالی، بے دخل اور بے آسرا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یوں اسکول نگر کی تعلیمی صلاحیتیں اور انتظامی استطاعت ناقابل تلافی حد تک متاثر ہوتی ہیں۔ عام طور پر اس مہلک موسم کا دورانیہ یکم اپریل سے لے کر 31 اکتوبر تک ہوتا ہے اس تحقیرانہ موسم میں اساتذہ اسکول میں کم اور لوگوں کے دروازوں پر زیادہ دیکھے جاتے ہیں۔ معماران قوم سے عوام اور محکمہ کا رویہ انتہائی ہتک آمیز اور تحقیر پر مبنی ہوتا ہے۔ UPE کے حوالے سے بچوں کو سکول بھیجنے کی ڈیمانڈ یا درخواست پر اساتذہ کو گالی گلوچ تک سے نوازا جاتا ہے۔

سونے پہ سہاگہ یہ کہ خواتین اساتذہ کو بھی اس مضحکہ خیز سرگرمی میں ملوث

http://amjadmahmood.com

کر کے خوب مذاق اڑایا جاتا ہے۔ سکول میں پہلے سے داخل شدہ بچے عدم توجہی کا شکار رہتے ہیں جبکہ نئے بچے پڑھنے پر رضا مند نہیں ہوتے۔

ے

تازہ ہوا کے شوق میں اپنے مکان میں
اتنے نہ در بناؤ کہ دیوار گر پڑے

.......o.....o.......

کہا جاتا ہے کہ UPE کے حوالے سے سال 2013 کو اساتذہ کے لئے "آفت زدہ سال" قرار دیا گیا ہے۔ اس جان لیوا موسم میں سکول کے باشندے شبانہ وروز کی جسمانی و ذہنی مشقّت اور ٹینشن سے عام کمزوری، ذہنی انتشار، اختلاج قلب، بستر مرگ، فشار خون، عرق النساء، ضعفِ جگر، برین ہمیبرج، دردِ شقیقہ، آشوبِ چشم، ذیابیطس، یرقان، رعشہ، اور تعمیل احکامِ افسرانِ بالا جیسی مہلک اور متعدی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہیسٹریا، کم خوابی، انیستھیریا، ناسٹیلجیا اور دماغی جنونیت کے ساتھ ساتھ خود کلامی کے عوارض سے بھی دو چار رہتے ہیں۔ اس موسم میں اسکول نگر کے باشندے صرف سکول، گلی کوچوں، ہسپتالوں اور پرائیویٹ کلینکوں میں پائے جاتے ہیں۔ اپنے گھروں میں رہنے کے قابل نہیں رہتے اور گھر والے انہیں پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ صحرا نوردی اور خانہ شماری میں اساتذہ قیسِ عامری کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔

http://amjadmahmood.com

بقول میر

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
نہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد

کیونکہ اس بھیانک موسم کا بھیانک تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ سکول سٹاف گھر گھر جا کر والدین کو بچوں کو سکول بھیجنے پر رضا مند کرے مگر وہ سکول کا منہ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے اوپر سے اُن کے الفاظ کی نشتریت اساتذہ کے دلوں کو چیرتی چند قطراتِ خون کے ٹپکنے کا باعث بنتی ہے۔
اگر جبراً یا منت سماجت سے وہ سکول آنے پر راضی ہو بھی جائیں ریگولر طالب علم نہیں بن پاتے اور نہ ہی تعلیم سے کوئی سروکار ہوتا ہے ہمارے معاشرہ میں سو فیصد خواندگی کا خواب ایسے ہی ہے جیسے.....!

”نہ ہوگا نو من تیل نہ رادھا ناچے گی“

یا پھر یوں کہ..!

زہر وہ دیتے ہیں کہتے ہیں کہ پینا ہوگا
زہر میں پیتا ہوں، کہتے ہیں کہ جینا ہوگا

اس موسم میں اسکول نگر کے باشندوں کی انرجی اور وقت کا بے دریغ قتل عام کیا جاتا ہے اور ان کی تدریسی و انتظامی نیم صلاحیتوں کو مزید دیمک زدہ کر کے ماند کرنے کی کامیاب کوشش کی جاتی ہے۔ UPE کی سونامی ہزاروں اساتذہ کو تشویش و اضطراب کی جان لیوا لہروں میں بہا کر لے جاتی ہے۔ گذشتہ برس چند اساتذہ اس راہ حق میں اپنی جان کے نذرانے تک پیش کر چکے ہیں۔

http://amjadmahmood.com

UPE کی جان لیوا لہریں بعض اوقات اس قدر بلند ہوتی ہیں کہ سروں سے با آسانی گزر سکتی ہیں۔ سونامی کی یہ لہریں نہ صرف عام باشندں کا جینا حرام کرتی ہیں بلکہ افسران بالا بھی اس کے منفی اثرات سے بچ نہیں پاتے اور ان لہروں میں اکثر بغیر تنکوں کے سہارے بہہ جاتے ہیں۔ نہ جانے سرکار سونامی کے اس موسم کو برپا کر کے کس چیز کا حصول چاہتی ہے؟

جن اساتذہ نے اسکول کی حدود میں بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا تھا انہیں تلاش اطفال میں دشت کی سیاحی کے لئے خاک چھاننے اور دھول پھانکنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے اور اس موسم کے ثمرات و نتائج اور تباہ کاریوں کے نتیجہ میں اسکول نگر کی حدود میں تعلیمی خشک سالی، انتظامی ابتری اور معلمین کی قحط الرجالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔

کر دیا یو پی نے ہر گام پہ ابتر ہونا
اب تو ٹیچر کو میسر نہیں ٹیچر ہونا

2013ء کی UPE کی شان میں اک اور قصیدہ نما قطعہ ملاحظہ ہو۔

دوستو، جو اس برس یو پی شروع ہونے لگی
ہم تو سمجھے تھے کہ ہوگی یہ نہایت مختصر
کر کے جو دیکھا تو پایا اس قدر لمبا تھا کام
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

UPE میں فیلڈ ورک کے دوران بعض اوقات اساتذہ کا والہانہ استقبال ''کتے'' بھی کرتے ہیں یقیناً جب وہ مل بیٹھ کر متاثرین یو پی کی حالت زار پر بحث کرتے ہوں گے تو اطمینان کا اظہار کرتے ہوں گے۔

بقول شاعر ؎

http://amjadmahmood.com

بھاگتے کُتے نے اپنے ساتھی کُتے سے کہا
بھاگ، ورنہ آدمی کی موت مارا جائے گا

اس موسم میں سب سے زیادہ مضر اثرات Psts اور ہیڈ ٹیچر پر پڑتے ہیں کیونکہ موجودہ دور میں انہیں نہ صرف یو پی ای کی سونامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ DTE نامی زلزلہ سے بھی دوچار ہونا ہوتا ہے جو ہر ماہ دو تین بار سرزمین سکول پہ بھونچال کا موجب بنتا ہے ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ اسکول نگر میں دن بدن Volcano کی تعداد تخلیقی عمل کی وجہ سے تیزی سے بڑھتی جارہی ہے نیز زیر زمین DSD اور CTSC کی خطرناک پلیٹوں کے قیام سے اسکول نگر دائمی طور پر انتہائی خطرناک بیلٹ بنتا جارہا ہے اور اسے ہر وقت زلزلوں اور بعدازاں سونامیوں کی آماجگاہ تصور کیا جارہا ہے۔

اسکول نگر کے لوگ قدیم ادوار کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ جب اسکول نگر امن و آشتی، سکون اور آسودگی کا مسکن تھا۔ لوگ گھروں کی پریشانیوں سے تنگ آ کر کبھی کبھار سکول آجاتے تھے اور فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ آرام وسکون سے بھی لطف اندوز ہوتے تھے اسکول نگر کے علماء حق پرانے دور کی کاہلی اور کام چوری اور عدم فرض شناسی کو موجودہ تادیبی صورت حال کا باعث سمجھتے ہیں۔

ہم ہوئے، تم ہوئے کہ میر ہوئے
سب ہی یو پی ای کے اسیر ہوئے

http://amjadmahmood.com

امتحان کا موسم

اسکول نگر کی آب وہوا میں اِک اور نمایاں موسم امتحانات کا موسم ہوتا ہے جس کی ابتداء فروری کے پہلے عشرے میں PEC کے امتحانات سے ہوتی ہے اور یہ موسم مختلف مدارج سے گزرتا ہوا انٹرنل اور پھر میٹرک کے امتحانات پر منتج ہوتا ہے۔

ان موسموں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

PEC کا موسم:

فروری کی ابتداء مشہورِ زمانہ و بدنامِ زمانہ میلہ نما امتحان سے ہوتی ہے یہ امتحان PEC یعنی Public Exhibition Celebration کا امتحان کہلاتا ہے۔ دو ہفتوں پر مشتمل اس موسمی فیسٹول میں اسکول نگر کا مکمّل ڈھانچہ افسران بالا اور محکمہ سمیت بڑی سرکار مکمّل طور پر ملوث ہو کر مفلوج ہو جاتی ہے۔ یخ بستہ سردی میں پورا تعلیمی نظام متاثر ہو کر PEC کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ لوگ دیوالی اور ہولی کی مانند اس تہوار کو بھی خوب مستی اور امتحانی جوش و جذبے سے مناتے ہیں۔ پورے اسکول نگر میں امتحانی ڈیوٹی اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر لگا دی جاتی ہیں۔ جو حضرات PEC کے موسمی مزاج سے واقفیت رکھتے ہیں وہ من پسند صحت افزاء مقامات کا انتخاب کر کے اس موسم سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ PEC کے موسم میں کہیں کہیں محکمانہ ژالہ باریوں اور گرج چمک کے خدشات بھی جنم لیتے ہیں، وہیں لوگوں کی مہمان نوازیاں، رشتے ناطے، تعلّقات اور دوستیاں نبھانے کا حق بھی احسن طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔ اس

http://amjadmahmood.com

موسم کے نمایاں پھل Guess، Keys بوٹیاں اور نقلیں ہیں۔ جنہیں نگران و باغبان بخوشی برداشت کرتے ہیں۔ ان Dutiful افراد پر بطور اجر مَنّ و سلویٰ بھی نازل ہوتے ہیں جسے باقاعدگی سے شکرانے کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔ اس موسم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکول نگر کے باغات اور فصلات o کو پورا سال بغیر تعلیمی آبیاری سے سینچا جاتا ہے اور نظر انداز کرنے کے باوجود عین موسم کے عروج پر تھوڑی سی محنت، حوصلہ، اخلاق، تعلّق اور دستر خوانوں کے چناؤ اور تعاقبانہ بھاگ دوڑ سے پسندیدہ نتائج کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے اور اس موسمیاتی سسٹم میں موجود ''مؤثر عناصر'' سے براہ راست چند کاغذی گھوڑوں کے عوض خاطر خواہ نتائج لئے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں PEC کے موسم سے قبل حفظِ ماتقدم کے طور پر موسم کی شدت اور مشکلات نما سختیوں کو ٹالنے کے لئے طلباء سے صدقہ و خیرات کی مد میں ''دافع البلّیات فنڈ'' اکٹھا کیا جاتا ہے جو اس موسمی سسٹم کے فرشتوں اور دیوتاؤں پر قربان کیا جاتا ہے۔ یہاں کے باشندوں کا پختہ عقیدہ ہے یہ صدقات اتارنے سے PEC کی بلائیں ٹل جاتی ہیں اور مرضی کے نتائج برآمد کئے جاسکتے ہیں اس موسم کا منفی پہلو یہ ہے کہ اس موسم کے مصنوعی پن اور فریب کے باعث اسکول نگر کی قیمتی فصلات o خام حالت میں بغیر کوالٹی کے اگلی منڈیوں تک بھیج دی جاتی ہیں جن سے اداروں اور اساتذہ کی بدنامی ہوتی ہے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ موسم آتا نہیں بلکہ چند خاص اقتصادی مقاصد کے حصول اور دباؤ کے باعث لایا جاتا ہے تاکہ دیسی طرز امتحان کو یکسر ولایتی خصوصیات میں تبدیل کیا جاسکے۔

نتیجہ: ''کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا''

http://amjadmahmood.com

بہرحال یہ امتحان طلباء اور اساتذہ کو فروغ نقل رسانی اور امداد غیبی جیسی خداداد صلاحیتوں سے مالا مال کرتا ہے اس امتحان سے جمہوری اقدار کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کا موقع ملتا ہے اور نقل اور بوٹی جیسے بنیادی انسانی حقوق کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے اور طلباء اور کچھ پرسکون اور ثابت قدم اساتذہ محنت و تعلیم کی اذیت سے محفوظ رہتے ہیں۔ یہ PEC کے امتحان کا فیض ہے کہ ششم اور نہم جیسی بدنامِ زمانہ نالائق جماعتیں وجود میں آتی ہیں۔

کلاسِ ٹیسٹ کا موسم

اس موسم کے حوالے سے اسکول نگر کے اکثر خطوں میں مطلع صاف اور خشک رہتا ہے اور ہر عمر کے لوگ اس موسم کی تلخیوں سے محفوظ رہتے ہیں اس صورت حال کا اطلاق ہوم ورک پر بھی ہوتا ہے۔ البتہ چند عاقبت اندیش اور فرض شناس عناصر کو حیرت انگیز طور پر ہوم ورک اور کلاس ٹیسٹ لینے کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے جو کہ پسندیدہ عمل شمار نہیں کیا جاسکتا۔ مگر دیہاتی خطوں میں خصوصاً خواتین کی آبادی والے خطوں میں موسم سرما میں کسی حد تک یہ موسم آتا نظر آتا ہے وہاں پر گیس اور لکڑی کی قلت کے ایام اور سرد دھند کے موسم میں ٹیسٹوں کا موسم برپا ہوتا ہے ان ٹیسٹوں کے مراحل سے گزرنے والے پرچہ جات و دستاویزات نہ صرف مارکنگ کی اذیت سے بچ جاتے ہیں بلکہ انہیں دولت خانوں میں پہنچانے کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے اور انہیں نذرِ آتش کیا جاتا ہے اور چولہوں کو ٹھنڈا ہونے سے بچایا جاتا ہے اس طرح یہ دستاویزات اور

http://amjadmahmood.com

امتحان اپنے انجام بخیر کو پہنچتے ہیں اور بچے کچے دستاویزات کو بذریعہ رَدّی ری سائیکلنگ کے لئے بیرون ملک روانہ کیا جاتا ہے۔

انٹرنل امتحانات کا موسم

عرف عام میں یہ سالانہ امتحان کا موسم کہلاتا ہے جو مارچ کے پہلے عشرے سے لے کر تیسرے عشرے تک جاری رہتا ہے اس موسم استعمال ہونے والا سازوسامان زیادہ تر بیرونی کمپنیوں سے منگوایا جاتا ہے چونکہ اس موسم کے تمام تر انتظامات اور نتائج مقامی افراد کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں لہٰذا یہ موسم اسکول نگر کے باشندوں کے لئے زیادہ مشکلات پیدا نہیں کرتا۔ البتہ امتحان میں بیٹھنے والے بچوں کے لئے یہ موسم کا کٹھن اور پریشان کن ہوتا ہے۔ دورانِ امتحان ڈیوٹی پر موجود کچھ اساتذہ ڈیوٹی کی بجائے با آواز بلند گفتگو میں محو ہو جاتے ہیں اور امتحان میں مصروف بچوں کے سروں پر سوار ہو کر گھریلو اور سماجی ملکی و سیاسی حالات پر کھل کر بحث مباحثوں کا انعقاد کرتے ہیں۔ چند ایک موبائل فون پر پیکج کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قرب و جوار کے تمام دوستوں اور رشتہ داروں سے طویل گفت وشنید کا ارتکاب کر کے پیپرز میں مشغول طلباء کو خوب ڈسٹرب کرتے ہیں حسبِ توقع وحسب معمول ان سرگرمیوں کی معراج زنانہ اسکولز میں دیکھی جا سکتی ہے جس کا روکنا جوئے شیر لانے سے کم نہ ہے۔

امتحان اور رزلٹ کے درمیانی ایام نہایت بوریت پر مبنی ہوتے ہیں محکمانہ ہدایات اور پابندیوں کے باعث ان دنوں بچوں کی عدم موجودگی کے باوجود

http://amjadmahmood.com

سکول اوقات میں مقررہ وقت تک ٹھہرنا قیامت سے کم نہیں ہوتا۔ ان حالات میں اساتذہ ماضی کے امتحانی کلچر کو یاد کر کے دل بہلاتے ہیں جب رزلٹ ڈے تک طلباء کی طرف سے مٹھائیوں، مرغیوں اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی فراوانی سے ہوتی تھی اور اس سلسلے کی فیوض و برکات ماضی کے اساتذہ کے گھروں تک بھی پہنچتی تھیں ان دنوں نالائق بچے مشروط طور پر پاس کیے جاتے تھے اور لائق بچوں سے ان کی قابلیت اور ذہانت کی خوشی میں شیرینی طلب کی جاتی تھی۔ مگر ان موسموں کی رنگینیاں وقت کے ساتھ ساتھ ماند پڑتی جارہی ہیں۔

چھٹیوں کا موسم

اسکول نگر کا سب سے خوشگوار، پسندیدہ، دلفریب اور محبوب موسم چھٹیوں کا موسم ہوتا ہے۔ تقریباً پورا سال ہی ان موسموں کا ہر پیر و جواں، مرد و زن منتظر رہتا ہے۔ یہ موسم پورے سال پہ محیط ہوتا ہے اور اس کے دورانیے اور مدت کا تعین کرنا مشکل ہے۔ پرانے ادوار میں بھی یہی موسم اکابرین کا پسندیدہ موسم رہا ہے ایک بزرگ شاعر چھٹیوں کی شان میں لکھتے ہیں۔

ے

کاش چھٹیاں رہیں ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

یہ موسم چونک صدا بہار موسم ہے لہٰذا پورے سال میں اس کی مختلف اقسام رونما

http://amjadmahmood.com

ہوتی رہتی ہیں۔لہٰذااس کی اقسام پر روشنی ڈالتے ہیں۔

(i)_ موسم گرما کی چھٹیاں:

یہ سب سے حسین، رنگین اور خوش نما موسم ہے۔ یہ سال کے وسط میں آتا ہے اور پلک جھپک میں گزر جاتا ہے اس موسم کے استقبال کی تیاریاں کم وبیش ایک ماہ قبل ہی بڑے جوش وجذبے سے شروع ہوجاتی ہیں ان تیاریوں میں کام کاج اور فرائض منصبی ترک کرنا نمایاں ہیں۔ان چھٹیوں میں صبح خیزی اور نماز فجر کے اہتمام کا کھٹکا بھی جاتا رہتا ہے جبکہ روزانہ غسل، مسواک اور لباس کے لوازمات بھی خاص اہمیت کے حامل نہیں رہتے۔ بحیثیت مجموعی یہ موسم انتہائی فرط ومسرت سے لبریز ہوتا ہے کیونکہ اس میں سکول کی اذیت سے کامل بریت کے ساتھ وظیفہ خواری کا عمل تواتر سے جاری رہتا ہے اس موسم میں اک طویل مدت تک اسکول کی جملہ پریشانیوں سے نجات مل جاتی ہے جبکہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو بینکوں کی جیب بھری زیارتیں بونس کے طور پر نصیب ہوتی رہتی ہیں۔

(ii)_ مذہبی چھٹیاں:

یہ موسم زبردست قسم کے مذہبی ومسلکی استحقاق کے ساتھ منایا جاتا ہے اور ان چھٹیوں میں لیت ولعل کرنے والوں کو شدید قسم کے ردعمل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان میں دینی، مسلکی اور مقامی نوعیت کی مذہبی تعطیلات شامل ہیں۔

(iii)_ رُخصت ایامِ زچگی:

اسکول نگر کے اس موسم سے محض خواتین ہی استفادہ حاصل کر پاتی ہیں اور مرد حضرات حسرت سے خواتین کے اس استحقاق کو پیاسی نظروں سے دیکھتے ہیں

http://amjadmahmood.com

مگر محکمہ اور فطرت اُن کو یہ حق دینے سے قاصر ہیں۔ ان چھٹیوں سے فائدہ اٹھانے کی خاطر طویل المیعاد اور قلیل المیعاد حکمت عملی تیار کی جاتی ہیں۔ ایام زچگی کا کسی خاص مہینے میں ہونا ضروری نہیں ہے مگر میڈیکل سرٹیفکیٹ اس قدر اخلاص اور دیانت داری سے تیار ہوتا ہے کہ تین ماہ کی چھٹیوں میں تین مزید مہینوں کا بابرکت اضافہ ہو جاتا ہے۔ یاد رہے یہ چھٹیاں تین ماہ یا 90 دن پر مشتمل ہوتی ہیں جن کا نصف 45 دن ہے۔ حال ہی میں مطالبہ منظر عام پر آیا ہے کہ اگر ایک بچے کی پیدائش پر 90 دن چھٹیاں ہیں تو جڑواں بچوں کی پیدائش پر 180 دن ہونا بنیادی حقوق میں شامل کرنا چاہیئے۔

(iv) _ عُمرہ لیو:

اسکول نگر کا یہ برکتوں بھرا موسم خود ساختہ ہوتا ہے یعنی افراد پر منحصر ہے کہ اپنی پلاننگ اور استطاعت کے مطابق اس موسم کا ماحول بنائیں۔ اس بات کا خیال بدرجہ اتم رکھا جاتا ہے کہ بیت اللہ اور روضۂ رسول کی زیارت اور حاضری کے لئے Working Day کا انتخاب بڑے اہتمام کے ساتھ کیا جاتا ہے اور گرمیوں اور دیگر تعطیلات میں اس سعادت کے حصول سے ہر ممکن پرہیز و گریز کیا جاتا ہے۔ سفرِ عمرہ سے واپسی پر سفرِ بیت اللہ اور زیارات کے ذکرِ خیر سے اراکینِ سٹاف کو سکول اوقات میں منور کیا جاتا ہے اور اس سعادت سے فیض یاب ہونے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے۔

(v) _ میڈیکل لیو:

یہ سکول نگر کے موسموں میں اچھوتا موسم ہے جب کوئی دوسرا موسم ہاتھ نہ آرہا ہو تو میڈیکل لیو کے موسم کا مضبوط سہارا کام آتا ہے۔ آئین فطرت ہے کہ

http://amjadmahmood.com

میڈیکل لیو کا تقاضہ رد نہیں کیا جا سکتا اور اس اعتبار سے یہ واحد موسم ہے جو ہر حال میں قابلِ قبول ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے لئے محکمہ تعلیم کے ساتھ ساتھ محکمہ صحت کے مثبت تعاون کی از حد ضرورت ہوتی ہے جسے چند مثبت مراحل کے بعد حاصل کر لیا جاتا ہے گویا میڈیکل لیو کے لئے محکمہ صحت کا وسیلہ لازم ہے۔ یاد رہے کہ بہت سی میڈیکل لیوز مبنی بر حقیقت بھی ہوتی ہیں۔

(vi)۔ رُخصت اِتفاقیہ:

انفرادی خوشیوں کے حصول کے لئے محکمہ کی طرف سے رخصت اتفاقیہ کا موسم چنا گیا ہے سال بھر میں اس موسم سے لطف اندوز ہونے کا موقع 25 بار ملتا ہے۔ مگر اس سے تجاوز کی کوشش بھی وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن گزشتہ چند سالوں سے اس موسم کو گرہن لگا نظر آتا ہے اور محکمہ کی طرف سے اس موسم کو سخت ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا جاتا رہا ہے لہٰذا اب 25 کے ہندسے کو چھونے سے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

(vii)۔ نصف رُخصت:

اسکول اسمبلی میں جلوہ نمائی کے بعد حاضری لگا کر سکول کو داغِ مفارقت دینے کی اصطلاح کو نصف رخصت کہتے ہیں۔ یہ بڑی منصوبہ بندی سے ترتیب دی جاتی ہیں۔ جس میں سربراہ ادارہ کا کردار بھی خاصا جاندار ہوتا ہے۔ ان رخصتوں کے ذریعے معاشرتی وسماجی معاملات مثلاً بیاہ شادی، رسمِ قُل، نماز جنازہ، عرس میلوں اور محافلِ میلاد میں شرکت یقینی بنا کر ثوابِ دارین حاصل کیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات سربراہِ ادارہ کی فراخ دلی اور شفقت سے یہ چھٹیاں اپنے رجسٹرات میں اندراج سے محروم رہ جاتی ہیں اور رخصت بلاعنوان کے زمرے

http://amjadmahmood.com

میں شمار کی جاتی ہیں۔ نصف رخصت کے فیوض و برکات صبح اسمبلی ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔

(viii)۔ رُخصت ہائے بلاعنوان:

چھٹیوں کے اس موسم کو فرنچ لیو بھی کہا جاتا ہے۔ یہ موسم نہایت مسرت بخش ہوتا ہے کیونکہ کہنے کو اس کا حساب نہیں ہوگا اس موسم کا ذکر اور اندراج لوحِ محفوظ سے لے کراماً کاتبین تک نہیں ہوتا۔ انسان پر روحانی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں اور وہ بیک وقت سکول، معاشرہ اور گھر ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتا ہے۔ مگر گذشتہ کچھ عرصہ سے محکمہ کی طرف سے Head Counting کی آفات کے نزول نے اِس موسم کی رنگینوں کو گہنا دیا ہے۔ جس کے لئے حکومت وقت کو محض تجریدی اور غیر مرئی بد دعاؤں اور مزاحمت کا سامنا ہے۔ یہ رخصت افیون کی طرح انسان کو متاثر کرتی ہے اور انسان چھٹی درج کروانے سے خوف محسوس کرتا ہے۔

(ix)۔ سَرما کی چھٹیاں

یہ موسم اسکول نگر کے باسیوں کے لئے زیادہ مسرت و فرحت کا موجب نہیں بن پاتا کیونکہ اس کا دورانیہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ البتہ اتنا وقت اور مہلت ضرور میسر آجاتی ہے کہ شادی شدہ خواتین و حضرات اپنے فاصلاتی گھروندوں کو ہاتھ لگا کر واپس آنے کی مشق کا اعادہ ضرور کر سکتے ہیں یوں یہ چھٹیوں کا ننّھا منا موسم جاڑے میں سرد آہیں بھرتا بیت جاتا ہے اور نئے سال کی خوشیاں بھی غیر محسوس سی ہو کر رہ جاتی ہیں۔

اسکول نگر کے باشندے

اسکول نگر بے شمار طلباء وطالبات، معلمین ومعلمات، ملازمین، کلرکوں اور کچھ خصوصی مہمانان کی کثیر آبادی پر مشتمل سلطنت ہے۔ان باشندوں کی عادات واطوار، تہذیب وتمدن، رہن سہن، بودوباش میں تقریباً یکسانیت پائی جاتی ہے مگر کہیں کہیں تفاوت کا ظہور بھی فطری عمل ہے۔ذیل میں سکول نگر کے باشندوں کا تعارف کروایا جاتا ہے۔

بچے:

اسکول نگر کی اصطلاح میں بچے کو طالب علم کہتے ہیں۔یہ سکول نگر کی بنیادی اکائی اورسب سے اہم مخلوق ہے اور یقیناً وجہِ تخلیقِ سکول بھی ہے۔کہتے ہیں کہ یہی وہ مخلوق ہے جس کی خاطر سکول قائم کرکے سٹاف کی بھرتی کی گئی۔اس مخلوق کے بغیر سکول کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔انہی کی بدولت اسکول نگر کے دیگر باشندوں کو مالی اور معاشرتی سہولیات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔بچہ ہی کسی قوم کی مایہ ناز متوقع بے روزگار مخلوق ہے یہ ایک ایسی بے بس ہستی ہے جس کا اس دنیا میں آنے میں ایک ’’آنے‘‘ کا بھی عمل دخل نہ ہے۔خالق کائنات کے بعد ان تمام کمالات کا سرچشمہ ان کے والدین کو سمجھا جاتا ہے جو اپنی گوناگوں صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف نسل آدم کی بقاء کے ضامن ہیں بلکہ ضرورت سے کئی گنا زیادہ پیدائش اطفال کے منبع تصور کئے جاتے ہیں۔

http://amjadmahmood.com

بقول شاعر ؎

کہا اک شخص سے میں نے کہ بچے کم کرو پیدا
تو فرمایا دخل مت دو خدا کے کارخانے میں

ہر بچہ نیک فطرت پہ پیدا ہوتا ہے یہ اس کے والدین، اساتذہ، معاشرہ، دوست احباب اور ملٹی میڈیا ہیں جو اسے پاکھنڈ باز، لالچی، چور، ڈاکو، رشوت خور، بسیار خور، چغل خور، کام چور اور ہڈ حرام بناتے ہیں۔ بچوں کی ایلوٹروپک اقسام میں سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل ذکر قسم نرسری اوّل کے بچے ہیں۔ جو دنیا و آخرت اور تعلیمی اضطراب سے بے نیاز طبقہ ہے اور ہمیشہ اپنی دھن میں مگن رہتا ہے ان جماعتوں کے بچوں کی سرگرمیوں میں بڑی ورائٹی اور تنوع پایا جاتا ہے۔

لنچ بکس یا کپڑوں میں ملفوف لائی گئی روٹی کا قبل از وقت سلسلہ ء طعام اسمبلی کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے اسی اثناء میں جوؤں کا سر سے شانوں پر گرنا، ناک کاروانی سے بہاؤ اور کھانسی نما عوارض کا تسلسل معمول کی کارروائیاں ہیں۔ بعدازاں ٹائیلٹ بلاک کی جانب یلغار کا آغاز چھٹی تک جاری رہتا ہے۔ تختیاں صاف کرنا اور خوشنویسی کی مشق بذریعہ دوات روسیاہی کا موجب بنتی ہے منہ، ہاتھ اور لباس پر ایسے رنگ بھرے جاتے ہیں کہ تجریدی آرٹ یا پھر ڈزنی لینڈ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ بچہ اسکول نگر کی ایسی مخلوق ہے جو امتحان میں پوچھے گئے سوالات کے جواب سے ممتحن کو لاجواب کر سکتے ہیں مثلاً دورانِ آزمائش پوچھا گیا کہ ہمیں کس نے پیدا کیا ہے؟

فوراً جواب آیا ''امی نے''

پھر پوچھا گیا پاکستان کس نے بنایا؟

تو کہا ''اللہ تعالیٰ نے''

اب معلّم بے چارہ درست اور غلط کی تمیز کیسے کرے؟ مستقبل کے بارے میں پوچھے گئے سوال میں کچھ بچوں نے انجینئر اور کچھ نے ڈاکٹر بننے کی خواہشات کا اظہار کیا جبکہ آخر پہ بیٹھے اک بچے نے یوں جواب دیا۔

''میں بڑا ہو کر مریض بنوں گا اور ڈاکٹروں کی خدمت کروں گا'' دیہی اور پسماندہ علاقوں میں غربت اور ناداری کے باعث چند طلباء انتہائی نحیف اور ناتواں ہوتے ہیں جوتے اور یونیفارم ناپید عناصر ہوتے ہیں اگر ہوں بھی تو بوسیدہ اور میلے ہوتے ہیں۔ بچوں کو اوائل عمر سے ہی بردباری اور باربرداری کا عادی بنانے کے لئے بھاری بھرکم بستوں اور کتابوں کا انتظام واہتمام حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ شہری طلباء ہمہ وقتی ہوتے ہیں اور ان کے شب و روز سکول اور اکیڈمیوں میں بسر ہوتے ہیں ان کے برعکس دیہی علاقوں میں یہ طبقہ عدم توجہی کا شکار رہتا ہے گندم کے کٹائی کے موسم میں پورا مہینہ بچے سکول کو اپنے وجود سے محروم رکھتے ہیں اور اس کا خمیازہ سکول اور اساتذہ Attendance Gap اور غیر تسلّی بخش رزلٹ کی صورت میں بھگتتے ہیں۔ معاشرتی اور مذہبی اقدار میں سرشار کچھ طلباء علاقہ بھر میں منعقدہ میلاد، عرس اور عاشورہ کی محافل میں اپنی شرکت Complusory سمجھتے ہیں اور سکول کو کوئی گھاس نہیں ڈالتے خصوصاً شب برات جو عبادت کی رات ہے اسے دھماکہ خیز سرگرمیوں میں گزار کر دو چار چھٹیاں منائی جاتی ہیں کسی شاعر نے لکھا ہے۔

میں اگر پورا مسلمان تو نہیں لیکن
میں اپنا رشتہ تو مذہب سے جوڑ سکتا ہوں

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کچھ نہ سہی
شب برات پٹاخہ تو چھوڑ سکتا ہوں

اس قسم کے بچوں کے گھر کے ماحول بھی جوؤں کی افزائش نسل میں انتہائی معاونت کرتے ہیں اور تمام اہل خانہ ان مائیکرو آرگنزم کو باہمی Blue Tooth کے ذریعے ایک دوسرے کے ہاں منتقل کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اور یہی سلسلہ انتقال کمرہ جماعت میں بھی ہم جولیوں اور Classmates کے مابین جاری رہتا ہے۔لہٰذا جنگلی حیات کی اس قسم کو ناپید ہونے کا تاحال دور دور تک کوئی خطرہ نہ ہے البتہ باریک کنگھی کا استعمال کسی حد تک عارضی نوعیت کی کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

.......o.....o.......

http://amjadmahmood.com

معلّمات

اسکول نگر کی آبادی کا نہایت اہم حصہ معلمات پر مشتمل ہے سماجی مسائل، معاشرتی ناہمواریوں، رہائش اور آمدورفت کی اذیتوں سے دوچار ہونے کے باوجود اس طبقے کا اک بہت بڑا حصہ اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے ادا کرتا ہے ہمارا معاشرہ Male Dominant اقدار کا حامل ہونے کے باعث خواتین کو محض رسمی احترام کے سوا کچھ نہیں دے پاتا۔ یوں لگتا ہے کہ یہ اشعار انہیں خواتین کی زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔

بہت کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی
کیسے بھر، آؤں میں مدوا سے مٹکا

اسی طرح نازسرہندی نے آدمی نامہ کی پیروڈی میں شعر کہے جو تھوڑی سی تبدیلی سے یوں بیان کئے جاسکتے ہیں۔

اسکول جارہی ہیں سو ہیں و معلمات
گھر کو چلا رہی ہیں سو ہیں وہ معلمات
پیسہ کما رہی ہیں سو ہیں وہ معلمات
بچے کھلا رہی ہیں سو ہیں وہ معلمات
روٹی پکا رہی ہیں سو ہیں وہ معلمات
ہے یہ معلّمہ عصمت و عفت لئے ہوئے
کرتی ہے کام دولتِ عزت لئے ہوئے
من اپنے میں جنسِ شرافت لئے ہوئے
اپنے جلو میں راحتِ جنت لئے ہوئے

http://amjadmahmood.com

میٹنگ کو جا رہی ہے سو ہیں وہ معلمات

گویا خواتین نے تمام رکاوٹوں اور مسائل کے باجود مردوں سے برابری کے دعوؤں کو سچ ثابت کر دکھایا ہے۔ مگر اس حوالے سے ''خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے'' کے مصداق بہت سے مُستثنات بھی موجود ہوتی ہیں۔ کچھ معلمات طالبات کے مستقبل کے بارے نہایت فکر مند ہوتی ہیں اور انہیں نہ صرف تھیوری سمجھاتی ہیں بلکہ اپنے گھر کو عملی زندگی کی تجربہ گاہ کے طور پر بچوں پر نچھاور کر کے تمام کام کاج اور گھریلو ٹوٹکوں کی عملی تربیت فراہم کرتی ہیں۔ چند خدا ترس معلمات، طالبات کو بڑوں کی خدمت کی ترغیب دیتی ہیں اور بارش کے پہلے قطرے کے طور پر خود کو پیش کر کے خدمت کی مشق کرواتی ہیں چونکہ بنتِ حوا ہونے کے باعث طالبات نے آنے والی نسل کی تربیت اور دیکھ بھال کرنا ہے لہٰذا اسکول میں اس کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور معلمات اپنے بچوں کو دیکھ بھال اور پرورش کی جملہ سرگرمیوں کے لئے وقف کر دیتی ہیں اور طالبات اوقات کار میں ان بچوں کے طعام، کھان پان، نہلائی دھلائی، جھاڑ پونچھ کے ہمراہ جھڑکیاں کھا کر ان تربیتی مراحل سے گزرتی ہیں جو ان کے لئے خزینہ مستقبل ہیں کیونکہ ایسی عملی تربیت رسمی تعلیم سے کہیں زیادہ اہم اور مفید ہے۔ اکثر معلمات ہوم اکنامکس کے تمام عملی کام مثلاً سلائی کڑھائی، کشیدہ کاری، رفوگری وغیرہ کے لئے بھی اپنے ذاتی ساز و سامان کی قربانی دیتی ہیں البتہ انگریزی، ریاضی اور سائنس جیسے بے کار مضامین میں وقت ضائع نہیں کروایا جانا جو ایک احسن قدم ہے۔ علاوہ ازیں بذریعہ کینٹین، تجارت کے سنہری اصولوں

سے بھی طالبات کو روشناس کرایا جاتا ہے تاکہ اشیاءِ خوردنوش اور ان کے نرخ و کوالٹی کا اندازہ ہو سکے اور عملی زندگی میں معاون ثابت ہو۔ اس کے علاوہ بچیوں کے سامنے براجمان ہو کر اشیائے خورد و نوش فخریہ انداز میں تناول فرما کر طالبات کو بھوک، پیاس اور احتیاج کی حالت میں صبر و رضا اور برداشت سے کام لینا سکھایا جاتا ہے تعلیمی بوریت سے طالبات کو بچانے کیلئے دورانِ تدریس Avaids کے طور پر موبائل فون پر عزیزوں اور احباب سے طویل گفتگو کا مضحکہ خیز مظاہرہ کر کے بچیوں کو محظوظ کیا جاتا ہے اور ملٹی میڈیا کی اہمیت اُجاگر کی جاتی ہے۔ نیز چند معلمات اپنے گھر سسرال، میکے، معاشرہ اور رشتہ داروں کے تمام تاریخ و جغرافیہ سے مزّین امور بچوں کے سامنے کھل کر بیان کرتی ہیں۔ بعد ازاں مکمّل تنقیدی جائزے لئے جاتے ہیں جس سے طالبات چوری چھپے خوب لطف اندوز ہوتی ہیں۔ دور دراز علاقوں سے فرائض کی انجام دہی کیلئے آنے والی معلمات قابلِ تحسین ہیں۔ کیونکہ گڑھوں اور کھڈوں سے مُزیّن راستوں اور کھٹارا گاڑیوں سے پکا ساتھ ہونے کے باوجود ہمت نہیں ہارتیں۔ مذکورہ گاڑیاں ہفتے میں دوبار باقاعدگی سے خراب ہونے کا حق بھی ادا کرتی ہیں۔ البتہ اِن گاڑیوں اور سڑکوں کی بدولت متاثرین کو مزید جسمانی ورزش اور ڈائٹنگ کی ضرورت نہیں رہتی۔

http://amjadmahmood.com

مُعلّمین

بلحاظSpecieاسکول نگر میں معلمین، معلمات سے مشابہہ مخلوق کا نام ہے، معلمین معلمات کے برعکس اکیلے سکول آتے ہیں اور سکول بند ہونے پر کچھ اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کچھ رات گئے تک گھروں سے باہر پائے جاتے ہیں۔سکول اوقات میں حقہ کشی، سگریٹ نوشی، چائے اور فون مرغوب سرگرمیاں ہیں نیز تمام سماجی پہلو، دانشورانہ اسلوب سے زیر بحث رہتے ہیں حتیٰ کہ سکول بند ہونے کا وقت آ پہنچتا ہے معلمین کی ایک قسم کلاسوں میں مصروف عمل نظر آتی ہے جسے عام معلمین پسندیدہ نگاہ سے کم ہی دیکھتے ہیں۔ معلمین اصل میں معاشرے کے بڑے سرگرم اور محرک رکن ہوتے ہیں لہٰذا نہ صرف گفتگو بلکہ اس حوالے سے معاشرے کی بہتری کے لئے عملی جدوجہد میں بھی وہ سکول سے غائب رہنے سے دریغ نہیں کرتے مگر اب محکمانہ فضائیں ان عوامل میں رکاوٹیں اور روڑے اٹکانے کے درپہ ہیں جو کہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔

معلمین کا حسنِ اخلاق مثالی ہوتا ہے سکول لگتے ہی اس قدر پیار، محبّت اور خلوص سے مصافحے اور معانقے دیکھنے کو ملتے ہیں جیسے سالوں بعد ملنے کا اتفاق ہوا ہو۔مزید برآں آئیونک بانڈ بنانے کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے مل بیٹھ کر باہمی پرسشِ احوال کا سلسلہء دراز شروع ہوجاتا ہے پچھلے یوم سے آج صبح تک کے حالات حاضرہ، سیاسی واقعات، جنرل نالج، معاشرتی اقدار اور گھریلو پریشانیوں کا تذکرہ عام ہوتا ہے۔ایک دوسرے کو باہمی مشورہ سے نوازا جاتا ہے شو بزنس

http://amjadmahmood.com

اور خصوصاً کرکٹ میچز پر ماہرانہ و معاندانہ آراء کا تبادلہ ہوتا اور کھلاڑیوں کی سزا و جزا کے فیصلے سنائے جاتے ہیں۔ تنخواہوں میں اضافے سے متعلّق قنوطیت پسندی اور رجائیت پسندی کے تحت خوب تنقیدی جائزے لئے جاتے ہیں اس سلسلے میں خواتین کا پلڑا حسب سابق بھاری رہتا ہے۔ کیونکہ وہ نہ صرف اپنے بلکہ ہمسائیوں، دور کے رشتے داروں اور سسرالیوں کے حالات و واقعات پر گہری روشنی ڈالنے کے علاوہ مستقبل کی پیش گوئیوں میں بھی کمال مہارت کی حامل ہوتی ہیں یوں ان معمول کی سرگرمیوں کا وقفوں وقفوں سے خاتمہ ہوتا ہے اور کلاسوں کی جانب چند افراد جاتے نظر آتے ہیں۔ ماہرین و اکابرین نے معلمین کی چند اقسام وضع کی ہیں ملاحظہ فرمائیں.....!

(i)_ قدیم مُعلّمین:

اساتذہ کی یہ قسم انتہائی بردبار، ثابت قدم، غیر لچکدار، روایتی وضع قطع کی حامل ہوتی ہے۔ یہ اپنے مزاج، کارکردگی اور قوتِ فیصلہ میں اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ بھاری پنشن یا گولڈن شیک ہینڈ جیسے لالچ کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ کوہِ گراں کی مانند پوری آب و تاب سے قائم و دائم رہتے ہیں اپنے اندر تجربات اور مہارتوں کے انبار لئے خاموشی سے اپنا وقت پورا کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی Window پرانی ہونے کی وجہ سے موجودہ سسٹم سے مطابقت نہیں رکھتی۔ ان میں سے چند ایک Refresh کرنے اور سوفٹ ویئر اپ ڈیشن سے Activate ہوجاتے ہیں مگر بعض کی سپورٹنگ فائلز اور ڈرائیورز نئی Configuration کو قبول نہیں کر پاتیں اور بعض اوقات تو سوفٹ ویئر کے

http://amjadmahmood.com

ساتھ ساتھ ہارڈ ویئرز بھی متاثر ہوجاتے ہیں جن میں VGA کارڈ، ساؤنڈ پراپرٹی، Ram ہارڈ ڈسک شامل ہیں۔ ان سے سماعت اور بصارت کے ساتھ بصیرت بھی کمزور ہوجاتی ہے۔ یہ طبقہ نصاب کی آئے روز تبدیلیوں سے سخت نالاں رہتا ہے اور ہر وقت غصے میں نظر آتا ہے۔ اکثر ماضی کی خوشگوار یادوں کے سہارے زندگی بسر کرتے ہیں۔ انگریزی اور سائنس غیر ملکی و غیر مذہبی زبانیں اور مضامین ہونے کے باعث حقارت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں جبکہ حکایات و روایات اور قصے پسندیدہ سرگرمیاں ہیں سنا ہے کہ کچھ معلمین ایسے بھی ہیں جن کی اسناد اور سرٹیفکیٹ گم ہو چکے ہیں جبکہ کچھ کے اصل آرڈرز اور حاضری رپورٹس بھی کھو چکی ہیں۔ البتہ تنخواہوں میں متوقع اضافے کے فارمولوں والے پمفلٹ اور گوشوارے بڑی حفاظت سے رکھے جاتے ہیں چند دور اندیش حضرات اپنے پڑپوتوں کی شادی پر ریٹائرمنٹ کا ارادہ رکھتے ہیں۔

http://amjadmahmood.com

مُدّت وسطیٰ کے ملازمین معلّمین و مُعلّمات

یہ اساتذہ پوری دیانت داری اور اخلاص کے حامل ہونے کے باوجود مخمصوں کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ قدیم اور جدید اساتذہ کے بین بین ہونے کے باعث کبھی قدیم اور کبھی جدید نظر آتے ہیں۔ جہاں تک تعلیمی استعداد کا تعلق ہے تو یہی وہ طبقہ ہے جس کی بدولت علامہ اقبال یونیورسٹی کا وجود دھڑلے سے قائم ہے۔ چند اساتذہ بین الصوبائی ڈگریوں سے فیض یاب ہو کر سروس میں وارد ہوئے ہیں۔ اساتذہ کی یہ قسم صابر و شاکر افراد پر مشتمل ہے اور مزید تعلیم کے حصول میں وقت کے ضیاع کو مناسب نہیں سمجھتے۔

البتہ سکیل ریوائز، ہونے اور پے پیکج کے انتظار میں بال سفید کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں اس کھیپ کی محکمہ تعلیم میں آمد کا دورانیہ 1985ء سے تقریباً سن 2000ء تک ہے اور ان میں اکثریت جمہوریت پسند ادوار کے جمہوریت پسند لوگوں پر مشتمل ہے۔ ان لوگوں کی تندخوئی اور صلاحیتوں کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ پہلے روزانہ طلباء کو تعلیمی اذیت سے دوچار نہ بھی کریں مگر ایک دو دنوں میں پورا سلیبس مکمّل کروانے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کے برعکس کئی اساتذہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں شبانہ روز محنت سے تعلیمی تشنگی کی تسکین کرتے نظر آتے ہیں جو قابل تحسین ہیں۔ اساتذہ کے لائف سرکل کو اکبر الہٰ آبادی یوں بیان کرتے ہیں۔

ہم کیا کہیں، احباب کیا کارِ نمایاں کر گئے
بی اے کیا، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے

http://amjadmahmood.com

جدید یا کنٹریکٹ اساتذہ

اساتذہ کی یہ قسم گذشتہ دھائی کے اوائل میں متعارف کروائی گئی ہے۔اس میں شامل تمام حضرات اعلیٰ تعلیم یافتہ، حامل آداب، شائستہ اور اوور کنفیڈنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک بھی ہیں۔ڈگریوں کی لامتناہی تعداد رکھتے ہیں اور اس طرح ''یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید'' کے مصداق ہمہ وقت اپنے سے آگے اور اوپر دیکھنے کے شائق ہوتے ہیں۔انہیں ماضی اور حال سے کوئی خاص سروکار نہ ہے۔یہ مستقبل پسند ہونے کے باعث ہمیشہ مستقبل میں ہی رہتے ہیں۔ملٹی میڈیا میں خاص مہارت اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ماہرین کا دعویٰ ہے کہ اگر مذکورہ اساتذہ دیگر سرگرمیوں کی طرح اپنی صلاحیتوں کا استعمال اپنے فرائض کی ادائیگی میں کریں تو اسکول نگر کی نشاۃ ثانیہ میں کوئی رکاوٹ آڑے نہیں آسکتی۔اس طبقہ کے ساتھ اک المیہ یہ رہا ہے کہ سروس کے ابتدائی چند برس انہیں پابند سلاسل رہنا ہوتا ہے اور ان کے اِدھر اُدھر سرکنے اور نقل وحرکت پر سخت پابندیاں عائد کردی جاتی ہیں۔یوں ابتدائی تین سال یہ طبقہ محکمہ کی غیر منقولہ جائیداد اور اثاثوں میں شمار کیا جاتا ہے۔اُن کی امیدوں سے گلستانوں میں روز ''مستقلی'' کی افواہ نما بادِ صبا ئیں دلوں اور روحوں کو خوشیاں بانٹتی گزر جاتی ہیں۔ مگر جلد امیدیں بر آتی ہیں اور وہ مستقل ہو کر ''نجیب الطرفین'' سرکاری ملازمین کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔لہٰذا سرکاری رنگ میں رنگے جانے سے اپنی کارکردگی اور صلاحیتوں میں اعتدال پیدا کر لیتے ہیں جو دھیرے دھیرے روائتی

http://amjadmahmood.com

ٹیچر بننے پر منتج ہو جاتا ہے۔ چند ایک کے دل جواں سالی کے باعث بہت تیز دھڑکتے ہیں جو بعد میں معمول پر آجاتے ہیں چند ایک کو ازدواجی شکنجے میں جکڑ کر گزرے لمحات فراموش کروائے جاتے ہیں تو کچھ شکنجوں کی نایابی اور عدم دستیابی کے باعث مزید آزاد زندگی گزارنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں مگر یہ کہاوت بھولنا نہیں چاہیے کہ ''بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی''

والدین

اسکول نگر سے وابستہ مخلوقات میں سے ایک اہم اور بالواسطہ مخلوق ''والدین'' ہیں۔ اسے اسکول نگر کی ہوائی یا غیبی مخلوق بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اکثر سکول کا منہ دیکھ کر واپس پرواز کر جاتی ہے۔ خاص کر دیہی علاقوں میں یہ مخلوق اپنے بچوں کی چھٹیاں لینے یا اساتذہ سے لڑنے جھگڑنے کے علاوہ سکول کی حدود میں داخل نہیں ہوتی ہے۔ شہروں میں بسنے والے والدین بچوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہیں مگر دیہاتوں میں غریب والدین ٹینشن فری ہونے کے باعث یہ سردردی مول نہیں لیتے اور مفت تعلیم کو بھی جوتے کی نوک پر لکھتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو ورکشاپوں، ہوٹلوں اور فیکٹریوں میں بھیج کر انہیں پیدا کرنے کا معاوضہ بچپن ہی سے ادا کرنے کا سبق سکھا دیتے ہیں۔ اس رجحان کو سرکار سخت ناپسند کرتی ہے اور بیچارے اساتذہ کو بھگوڑے بچوں کو بذریعہ UPE واپس سکول لانے پر مامور کر کے ناخواندگی کو دور کرنے کی ناکام اور بے سود کوشش کرتی ہے۔ اکثر غریب اور دیہاتی والدین جو جہالت کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں بچوں

http://amjadmahmood.com

کی بلاضرورت پیداوار کے سوا اور کوئی پیداواری صلاحیت نہیں رکھتے ۔اُن کے پیٹ بھلے روٹی سے خالی رہیں مگر اپنی گھر والیوں کو کبھی بھی خالی پیٹ نہیں رہنے دیتے یوں گھر میں درجنوں نورِ نظروں اور لختِ جگروں کی آمد کے بعد حق بجانب ہوتے ہیں کہ معاشرے اور حکومت سے اپنی غربت اور بے بسی کا شکوہ کریں اور خودسوزیوں کا اہتمام کریں ۔ایسے گھروں میں کثرت اطفال کے باعث عالم یہ ہوتا ہے کہ کوئی فردِ خانہ اُٹھ کر واش روم بھی جائے تو اپنی جگہ پر کپڑا رکھ کر جاتا ہے تاکہ جگہ Reserve رہے ۔ والدین ایسی مخلوق ہے جو بچے کی پیدائش کے علاوہ اور کوئی فرض اور ذمہ داری قبول کرنے سے قاصر رہتی ہے اور تمام تعلیمی، تربیتی ذمہ داریوں کیلئے صرف اسکول اور حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتی ہے حتیٰ کہ بچوں کے روزگار اور شادیوں کو بھی سرکاری ذمہ داری سمجھا جاتا ہے سیانے لوگ کہتے ہیں کہ ماں کی گود ابتدائی تعلیم کا سرچشمہ ہے لہٰذا دیہاتی والدین اپنے باہمی جھگڑوں میں اعلیٰ
قسم کی گالی گلوچ بچوں کو گھر میں سکھانے کا انتظام کرتے ہیں اور بچوں کے ہمراہ بالی ووڈ کی اصلاحی فلمیں اور ڈرامے دیکھتے ہیں ان کاوشوں کے باعث بچے گل کھلاتے ہیں تو قصوروار سکول اور اساتذہ ہی ٹھہرائے جاتے ہیں۔

درجہ چہارم Class I

بظاہر درجہ چہارم سکول نگر کا نسبتاً غریب طبقہ سمجھا جاتا ہے مگر اپنے تئیں یہ

http://amjadmahmood.com

طبقہ کمال درجے کا زمانہ ساز، جہاں دیدہ اور تجربہ کار لوگ ہوتے ہیں ان میں سے کچھ محنتی اور کارگر لوگ ادارہ کی بہتری اور نیک نامی کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ انہی ہی لوگوں کی بدولت سکول رہنے کے قابل رہتا ہے۔ صفائی، آب کشی، پودوں کی دیکھ بھال اور دفاتر کی ترتیب انہیں ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ چوکیدار کافی اہم شخصیت ہوتی ہے جو بے چارہ سارا دن رزقِ حلال کی تلاش میں سماج میں مارا مارا پھرتا ہے اور شام ہوتے ہی تھکا ماندہ سکول میں آ کر ستا تا ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے یوں سکول کی حفاظت کی مکمّل ذمہ داری کی ادائیگی کے بعد اگلے روز پھر کار جہاں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مالی بے چارہ پودوں کے حوالے سے فکر مند رہتا ہے اور اس کی پوری کوشش پودوں کی نسل کشی کی طرف مرکوز ہوتی ہے تاکہ کام کی زیادتی میں کمی ہو سکے۔ بچے کچے پودوں کی آبیاری اور نشوونما کا فریضہ بھی ادا کرتا ہے نائب قاصد سربراہ ادارہ کے دفتر کے قریب رہنے سے گریز کرتا ہے کیونکہ ہیڈ ٹیچر آرام وسکون میں مسلسل مخل ہوتا رہتا ہے۔

.......o.....o.......

MEA

(Monitring & Evaluation Assistant)

اس طوفانی اور خلائی مخلوق کا نزول گذشتہ دہائی میں سیارہ زمین کے سکولوں کی مانیٹرنگ اور رپورٹنگ کیلئے ہوا ہے۔ یہ لال آندھی کی مانند سکول میں اچانک رونما ہوتے ہیں۔ خدوخال اور ہیئت کے اعتبار سے ہالی وڈ کے تھرلنگ کردار خصوصاً

http://amjadmahmood.com

سُپر مین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہ دائیں دیکھا کر بائیں کی ضرب لگانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اِن شیروں کی آمد سے سکول کے رن کا کانپ اُٹھنا فطری عمل ہے۔ کیونکہ اِن کو حقائق سے زیادہ رپورٹس میں دل چسپی ہوتی ہے۔ اِن رپورٹس کی روشنی میں سکول کو کردہ، نا کردہ گناہوں کے جرم میں ایک ماہ کے اندر ابزرویشن جیسی آفات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اِس کے آسیبی اثرات اسکولز کے علاوہ اور محکموں پر بھی پڑتے ہیں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ MEAs کے باعث سکولز کے ڈسپلن اور باقاعدگی میں خاطر خواہ بہتری ہوئی ہے۔مگر چند MEAs مابعد طبعیاتی خیالات رکھتے ہیں اور زمینی حقائق سے ہٹ کر ابزرویشن بناتے ہیں مگر MEAs کی اکثریت اصول وضوابط اور حقائق پر مبنی فرائض انجام دیتی ہے۔

.......o.....o.......

کلرک

اسکول نگر اور اِس سے منسلک دفاتر کی بیوروکریسی کلرک حضرات پر مشتمل ہوتی ہے۔ جس پر سکول نگر کے تمام افراد کا انحصار ہوتا ہے کلرک سکول، محکمہ اور دفاتر کے درمیان خلیج کے پُل کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسکول نگر کی حدود میں متعیّن کلرک کم گو، کم خور اور نسبتاً مہذب ہوتا ہے جبکہ اسکول کی حدود سے باہر دفاتر میں براجمان کلرک مذکورہ کلرک سے کافی مختلف ہوتے ہیں۔ چند ماہر

http://amjadmahmood.com

عمرانیات انہیں ''کافین'' یعنی دو کافوں کے حامل افراد قرار دیتے ہیں۔ (نقل کفر، کفر نہ باشد)

یہ لوگ کام کی زیادتی کی وجہ سے صبح خالی پیٹ آفس آتے ہیں اور پورا دن ذہنی مشقّت کرتے ہیں لہٰذا اُن کی صحت، خوراک اور معاملات کا خیال رکھنا معاشرہ کی اولین ترجیح ہونا چاہیے اگر معاشرہ اپنی مرضی سے اُن کے حقوق کا تحفّظ کرتا ہے تو اس عملِ صالح کو ''تعاون بالرضا'' کہتے ہیں۔ بصورت دیگر ''تعاون بالجبر'' کے تمام اسرار و رموز سے کلرک بھائی بخوبی واقف ہیں اور گھی کے لئے ٹیڑھی انگلی کا استعمال خوب جانتے ہیں۔

اِک شاعر کا کلرک بھائیوں کی شان میں قصیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

سلام اُس پر جو کم تنخواہ پائے کم نصیبی سے
سلام اُس پر کہ جو جھڑکی سنے ہر روز بیوی سے
سلام اُس پر جو سگریٹ مانگ کر ہر روز پیتا ہے
سلام اُس پر جو ہر اِک حال میں خوش بخت جیتا ہے
سلامی دے کہ اب دن رات یہ دفتر میں رہتا ہے
دفاتر کے علاوہ گھر کے بھی سب غم یہ سہتا ہے

.......o.....o.......

http://amjadmahmood.com

اراکینِ سکول کونسل

یہ اسکول نگر کا طاق اعداد پر مشتمل ایک پریشر گروپ ہے جو بڑی کوششوں اور کاوشوں کے بعد کبھی کبھار سکول میں دیکھا جاتا ہے۔ سگمنڈ فرائیڈ کے نظریہ تحلیل نفسی سے واضح ہے کہ اس گروپ کے شعور، لاشعور اور تحتِ شعور میں سربراہ ادارہ کے حوالے سے فنڈز میں خُرد بُرد کے تصورات بدرجہ اتم موجود ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ افراد کو فنڈز کی خرد برد پر شکایت نہیں ہوتی بلکہ ان کا شکوہ اتفاق میں برکت کے اصول پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے بقول اُن کے انہیں رسمی طور پر بلایا جاتا ہے مگر شاذ و نادر بڑی فعال اور سرگرم کونسلیں موجود ہیں جو ادارہ کی بہتری کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔

.......o.....o.......

ہیڈ ٹیچر

اسکول نگر میں یہ مخلوق مرد و خواتین دونوں اقسام میں دستیاب ہوتی ہے۔ یہ واحد مخلوق ہے جس کے تعلّقات اسکول نگر کے تمام طبقات اور باشندوں سے کشیدہ ہی رہتے ہیں اور ان کو ہمیشہ شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے یہ افسران بالا سے موصول ہونے والی جھڑکیوں، بے عزتیوں اور توہین آمیز کلمات جیسی امانتوں کو من و عن اپنے سٹاف تک پہنچانے کی ڈیوٹی پر مامور ہوتے ہیں۔ اور

اس میں خیانت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ گویا آرٹیکل 62 کے تناظر میں صادق اور امین کے معیار پر پورا اترتے ہیں مگر چند حضرات بوجوہ اس معیار سے مستثنیٰ بھی ہوتے ہیں۔ اسکول نگر کی اس سیارہ نما مخلوق کے وجود میں اکثر ایسے ہارمونز پیدا ہوجاتے ہیں جو انہیں سکول، دفتر، کلاس روم، گھر، معاشرہ، دفاتر اعلیٰ میں کسی ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھنے دیتے اور ہر وقت بھاری دستاویزات لئے مختلف متعیّن مقامات پر پائے جاتے ہیں ان کو بے شمار مہمانوں جیسے افسران DTES, MEAS اور انسپکشن ٹیم کی بادلِ نخواستہ مہمان نوازیاں بھی کرنا پڑتی ہیں کیونکہ مذکورہ مہمانانِ گرامی عالم بالا میں رپورٹس بھیجنے پر قادر ہوتے ہیں جن کے باعث ہیڈ ٹیچرز کو کردہ و ناکردہ گناہوں کی جواب طلبیاں دیارِ غیر تک بھگتنا پڑتی ہیں اور پیڈا ایکٹ کا اولین استحقاق اسی طبقہ کو حاصل ہو چکا ہے جو ایک شرف سے کم نہیں۔ ہیڈ ٹیچر ولائیت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہوتے ہیں اور اُن سے معاشرہ و محکمہ ہر وقت اعلیٰ پائے کے معجزات اور کرامات کی توقع رکھتے ہیں۔ ان کرامات میں سکول کی صفائی، ڈسپلن، ملازمین و اساتذہ کا سکول میں حاضر کرنا، بچوں کا حاضر کرنا، ٹائلٹ بلاک کی صفائی، تعلیمی معیار، یونیفارم اور جوتوں کی فراہمی، کبھی بھی اور کہیں بھی روانگی کے لئے بروقت رختِ سفر باندھ کر رہنا اور ہزاروں اقسام کی صحیفہ نما ڈاک کی تیاری اور بروقت ترسیل شامل ہیں۔ پوری بحث سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ ہیڈ ٹیچر سکول اور محکمہ میں انتہائی فعال، متحرک اور جاندار کردار کا حامل ہوتا ہے مگر اپنے گھر، رشتہ داروں اور دوست احباب میں محض بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ مخلوق سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔ آج کے دور میں قلتِ وقت کے باوجود مذکورہ بالا مخلوق سے ہر وقت، ہر جگہ اور ہر کام میں وقت نکال کر

http://amjadmahmood.com

وقت جھیلنے کا بھرپور تقاضہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ طبقہ بھی ان امیدوں پر اُمیدوں سے بڑھ کر پورا اُترنے کی کوشش کرتا ہے۔

اِک شاعرہ نے لکھا ہے۔

کسی سے ہاتھ ملاتی ہوں اور کسی سے نظر
میں تھک گئی ہوں روا داریاں نبھاتے ہوئے

.......o.....o.......

http://amjadmahmood.com

جانور Wild Life

ہر ریاست کی طرح ریاست سکول نگر میں بھی مختلف قسم کی جنگلی حیات اور لائیوسٹاک کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اکثر سکولوں خصوصاً کچھ دیہی خطوں میں سکول کی ابتدائی جماعتوں کے بچوں کے ہاں کثیر الاقسام جوؤں کے انبار پائے جاتے ہیں گرلز سکولوں میں تو دیسی ساخت اور ایشین سٹائل سے جوئیں مار مہم کا عملی مظاہرہ بھی کیا جاتا ہے۔ درجہ ء چہارم کی سستی کاہلی اور کام چوری کے ساتھ ساتھ ہیڈ ٹیچر کی چشم پوشی کے باعث سکول کے احاطہ میں چوہے، بھڑ، چھپکلیاں، چیونٹیاں، مکوڑے، نیولے، گلہریاں اور سانپ مسکن بنا کر رہائش اختیار کر لیتے ہیں۔ اکثر سرکاری اہلکار فارغ البالی کی وجہ سے مچھر اور مکھیاں مارنے پر مامور ہوتے ہیں، ڈینگی کی افزائش کے لئے سکول فیورٹ علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اینٹی ڈینگی مہم پر حکومت کا خاص فوکس ہوتا ہے۔ محکمہ اور حکومت اتوار کو بھی سکول سٹاف کو مکھیاں اور مچھر مارنے کے فرائض تفویض کرتی رہی ہے جس کی مثال پوری دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اسکول نگر کے جانوروں کی بات آگے بڑھاتے ہیں۔ چھوٹی کلاسوں میں آج بھی بچوں کو کان پکڑا کر مرغوں کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ نیز تھیوری میں بچوں کو مختلف جانوروں کے ناموں سے منسوب کر کے اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ یوں جانوروں کی موجودگی کا احساس

http://amjadmahmood.com

''بالذات'' اور ''باالصفات'' سکول میں محسوس کیا جا سکتا ہے۔ گھوڑا بھی کافی مقبول جانور سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کے نام سے منسوب کہاوت ''گھوڑے بیچ کے سونا'' کا عملی مظاہرہ کثرت سے سکول اوقات میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس طرح خرگوش بھی ''خواب خرگوش'' کی دلربا اصطلاح کے باعث پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ ہاتھی کو بھی شرف مقبولیت اس لئے حاصل ہے کہ اس کے دانت کھانے کے اور، اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اسکول نگر کا قومی جانور شاہین ہے، جس کی شان میں علامہ اقبال پوری زندگی قصیدے کہتے رہے۔ اسکول نگر میں ہر نوجوان کو شاہین بنانے پر زور دیا جاتا ہے۔ مگر بقول ضمیر جعفری

؎ حضرتِ اقبال کا شاہین تو ہم سے اُڑ چکا
اب کوئی اپنا مقامی جانور پیدا کرو

اس کے علاوہ ''اُلّو'' بھی خاصا اہم جانور ہے کیونکہ اس کا تذکرہ سکول میں سب سے زیادہ کیا جاتا ہے اور اکثر بچوں کو مخاطب کرنے کے لئے ''الو'' یا ''الّو کا پٹھا'' پسندیدہ ملفوظات ہیں۔

.......o.....o.......

http://amjadmahmood.com

خُوراک

اسکول نگر میں دور دراز علاقوں سے آ کر ڈیوٹی کرنے والے خواتین و حضرات کی مرغوب غذا ''دھکے'' ہیں جو کثرت سے کھائے جاتے ہیں۔ مشروبات میں ''غصہ'' من پسند ڈرنک ہے۔ جسے تحمل اور بردباری سے مجبوری و بے بسی سے پیا جاتا ہے۔ آہیں اور سسکیاں بھی بطور خوراک استعمال ہوتی ہیں۔ شاہ حسین نے اسی حوالے سے کہا تھا

دُکھاں دی روٹی، سولاں دا سالن
آہیں دا بالن بال نی
مائے نی میں کنوں آکھاں
ہویا جو ساڈا حال نی

خوراک میں بطور سلاد افسران بالا کی جھڑکیاں کھائی جاتی ہیں، ''فنڈز'' نامی خوراک بھی قابل ذکر ہے جسے کھانے سے زیادہ الزام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں، بہت سی دیگر خوراکیں مثلاً چائے، لسی، دودھ، ساگ، اچار، شیرینی، انڈے، مرغ بسکٹ اور سموسے پکوڑے بذریعہ طلباء و طالبات درآمد کئے جاتے ہیں۔ دیگر غیر مرئی خوراکوں میں سر کھانا اور خطا کھانا قابل ذکر ہیں جبکہ سوڈیم کلورائیڈ کا استعمال خوراک کے ساتھ ساتھ مخالفین کے زخموں کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔ چنے اس خطے میں پسندیدہ غذا ہے کیونکہ اسے ناکوں چبانے کا

http://amjadmahmood.com

مزہ ہی نرالا ہوتا ہے۔ مسور کی دال بھی کافی اہمیت کی حامل ہے مگر اس کے لئے شایانہ شان ''منہ'' کا ملنا جوئے شیر لانے سے کم نہ ہے۔ البتہ اغیار کے سینوں پر ''مونگ'' آسانی سے دَلی جا سکتی ہے۔ اسکول نگر کا سب سے مقبول اور نمایاں پھل خربوزہ ہے کیونکہ یہی وہ مئوثر پھل ہے جس کے ذریعے نئے خربوزے پرانے خربوزوں سے رنگ پکڑتے ہیں گویا کہ ''ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد'' سکول نگر کے شاعری کی عادت میں مبتلا باشندے گھر میں ٹماٹر اور انڈے کثیر تعداد میں لاتے ہیں۔ اس خطے میں دانت کھٹے کرنے کی نسبت سے لیموں کو بھی پسند کیا جاتا ہے جبکہ آم، گٹھلیوں کے داموں کی وجہ سے کافی مشہور ہیں۔ یہاں کے اکثر باشندے ہمہ خور Omnivore ہوتے ہیں۔ مگر چند پرہیز کے باعث محض Herbvore بننے تک اکتفا کر لیتے ہیں مگر احساس محرومی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انگور کثرت سے استعمال ہوتے ہیں مگر چند انگور ''کھٹے'' ہونے کی وجہ سے رسائی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یہاں کی مشہور سبزی ''مٹر'' ہے جو گشت کی نسبت سے کافی اہمیت رکھتی ہے۔ کسی بڑے باغ سے تعلّق کی بناء پر کبھی کبھار کسی مولی کو بھی فیورٹ خوراک سمجھا جاتا ہے۔ خیالی پلاؤ، اجتماعی خوراک ہے جو کثرت سے پکائی جاتی ہے۔ ہاں کھجور کے پھل کو ہمیشہ شکوک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ آسمان سے گرنے سے کھجور پھر سے اٹکانے کی کوشش کرتی ہے لہٰذا اُسے انسان دشمن خصوصیات کا حامل پھل سمجھا جاتا ہے۔

http://amjadmahmood.com

پیشے

اسکول نگر کے مختلف افراد مختلف پیشوں سے منسلک ہوتے ہیں اکثریت درس وتدریس اور تعلیمی سرگرمیوں سے وابستہ ہیں۔ کچھ لگائی بجھائی کا کام کرتے ہیں۔ تو چند مٹی ڈالنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ کچھ پیار محبّت کا پیشہ اپناتے ہیں۔ جلتی پر تیل ڈالنا، زخموں پر نمک چھڑکنا اور ٹانگیں کھینچنا مقبول ترین پیشے ہیں۔ ترقی یافتہ سکولز میں ٹیوشن کا پیشہ سب سے آگے ہے۔ کچھ حضرات طفیلیانہ حیات Paracitic Life کا پیشہ اپنا کر تمام مسائل کا حل تلاش کر لیتے ہیں۔ بیک وقت کئی کئی پیشے اپنائے جاتے ہیں مثلاً کھیتی باڑی، باغبانی، مرغبانی اور تجارت سکول اوقات میں جاری وساری ہوتے ہیں۔

چند کینٹین کا پیشہ اپناتے ہیں جس میں بچوں کو جبراً اُدھار کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ عمومی پیشوں میں حسد کرنا، نفرت کرنا، زہر اُگلنا، تنظیم سازی کرنا، نیچا دکھانا اور ہوائی قلعے تعمیر کرنا شامل ہیں۔ فنڈز اور مالیات کے ریکارڈ مرتب کرنے کے پیشے بھی اپنائے جاتے ہیں جن سے معقول آمدن حاصل ہو سکتی ہے۔ چند افراد رجسٹرات کے پیشوں سے وابستہ ہیں جن میں داخل وخارج، فروغ تعلیم اور SMC شامل ہیں۔ اکثر مالیاتی سرگرمیاں خفیہ رکھی جاتی ہیں۔

http://amjadmahmood.com

مشاغل Hobbies

اسکول نگر کے باشندوں کے من پسند مشاغل میں سکول اوقات میں سکول کی حدود سے کنارہ کشی اختیار کرنا، کلاسوں سے غائب ہو جانا، کلاس میں بیٹھے بیٹھے سونے اور خراٹوں کا مظاہرہ کرنا، جمائیاں لینا، وقت پر سکول آنے سے پرہیز کرنا، دوران اسمبلی گفتگو بالجہر کرنا، بعد اسمبلی بحث و تمحیص کی محافل اور مذاکرے سجانا۔ تفریح بند ہونے کی گھنٹی کا سنائی نہ دینا، فون کا استعمال، فون پر ورسٹائل پیکج لگانا، بچوں کے سامنے اشیاء خورد و نوش تناول فرمانا، اوقات کار میں شادیوں، جنازوں، میلوں اور بیمار پرسیوں پر جانا اور سیاسی و مذہبی مباحثوں میں سبقت لے جانا، شامل ہیں۔ رخصت اتفاقیہ، ہاف لیو اور شارٹ لیو کا حصول ہر دل عزیز مشغلہ ہے۔ چند بڑے سکولوں میں ٹیوشن نام کا مشغلہ تمام مشاغل پر فوقیت رکھتا ہے۔ اکثر زنانہ خطوں میں طالبات کو اپنے اور دوسروں کے گھروں سے مختلف اشیاء لانے کے مشاغل سکھائے جاتے ہیں اور امورِ خانہ داری مثلاً سبزیوں کی خراش تراش، معلمات کے بچوں کی دیکھ بھال اور نشو و نما اور سلائی کڑھائی کی عملی تربیت کے مشغلوں کو بھی متعارف کروایا جاتا ہے۔ افسران کے پسندیدہ مشاغل میں شوکاز نوٹسز اور ایمرجنسی میٹنگز کا انعقاد ہے جن سے دلی سکون اور مسرت کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے۔

http://amjadmahmood.com

کھیل

ہر ریاست کی طرح اسکول نگر میں بھی بے شمار کھیلوں کو بڑے شوق سے کھیلا جاتا ہے سونے اور خراٹوں کے مقابلے معمول کے کھیل ہیں۔ سکول اور معاشرے کے درمیان باشندے آنکھ مچولی کا کھیل بڑی مہارت سے کھیلتے ہیں۔ چند جھگڑالو سکولوں میں معمولی تکرار کے مقابلے باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہتے ہیں بعض اوقات مثالی کارکردگی کے اظہار کے لئے گھونسوں، مکّوں اور تھپّڑوں کے دل کش فری سٹائل مقابلے بھی وقوع پذیر ہو جاتے ہیں۔ نمایاں پوزیشن ہولڈرز کو "اوپر" ضلع کی سطح پر Surrender کر دیا جاتا ہے جہاں پر اکثر وہ ہتھیار پھینک کر گیمز سے ریٹائرمنٹ کے جتن کرتا ہے اور واپسی کے لئے ملتمس ہوتا ہے کیونکہ

گھر کو جانے والے رستے اچھے لگتے ہیں
جیسے دل کو درد پرانے اچھے لگتے ہیں

آئینی ڈھانچہ

(۱)۔ دستورُالعمل:

یہ اسکول نگر کا مقدس و متبرک کتابچہ نما صحیفہ ہے جسے سکول آفس کی الماری میں بڑے احترام سے سجا کر رکھا جاتا ہے اور تقدس کے پیشِ نظر ہاتھ لگانا بھی خلافِ ادب تصور ہوتا ہے کیونکہ اس کو پڑھنے یا سمجھنے سے انسان کا ضمیر ''جز ووقتی'' ملامت پر اتر سکتا ہے جو انسانی صحت کیلئے شدید مُضر ہے۔ کیونکہ ضمیر گناہ کی لذت کو بلاوجہ کرکرا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے لہٰذا دستورالعمل کو پڑھ کر ضمیر کو تکلیف پہنچانا ماورائے عقل ہے۔

(۲)۔ روڈ میپ:

دستورالعمل کے برعکس ''خادمیت اعلیٰ'' کے خوف سے روڈ میپ کو باَمر مجبوری پڑھا، سمجھا اور بعض اوقات عمل بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس روڈ کے بل کھاتے تکلیف دہ راستے اور پرخطر موڑ کافی اذیت ناک ہیں۔ مگر چاروناچار سکول، باسیوں کو کہکشاں سے محروم ہو کر انہیں پتھروں پر چل کر آنا پڑتا ہے۔ اِس روڈ میپ کے چند نکات، ناممکنات کی حد تک ناقابل عمل ہیں مگر دھمکی آمیز ہدایات کے باعث ناممکن کو ممکن بنانے کی سعی ناکام جاری وساری رہتی ہے۔

http://amjadmahmood.com

(۳)۔ امورِ خزانہ:

دیگر ریاستوں کی طرح اسکول نگر میں بھی مخصوص امور خزانہ ہوتے ہیں جن کی عدم موجودگی جمود اور زوال کی علامت ہے۔ خزانہ، مالیات اور اقتصادیات مترادف اصطلاحات ہیں امور خزانہ کی مختصر جھلک ذیل میں دکھائی گئی ہے۔

سالانہ بجٹ

ہر سکول کا ایک سالانہ بجٹ ہوتا ہے جس میں سکول کے موجود جملہ سٹاف کی تنخواہوں اور فنڈز کا اختصاص ہوتا ہے۔ مختلف تخمینہ جات لگائے جاتے ہیں۔ اِسے سربراہ ادارہ خود یا کہیں سے تیار کروا کر منظوری کے ساتھ منظور کرواتے ہیں۔

مَاہانہ گوشوارہ بجٹ:

یہ اخراجات کا ماہانہ حساب ہوتا ہے جو اکاؤنٹ آفس سے چند جتن کرنے کے بعد توثیق کے مراحل سے گزرتا ہے۔

:C-CGrant

یہ اسکول نگر میں ذرائع معاش کا قدیم اور روایتی ذریعہ ہے مگر آج کل NSB کے پُرتعیّش اور دلکش پیکج نے اس کی اہمیت کو قدرے ماند کر دیا ہے اس آمدن کو شرعی طور پر حلال کرنے کے لئے ''مُفتیاں اکاؤنٹ آفس'' کی خدمت میں 10 فیصد تک زکوٰۃ نما ٹیکس پیش کرنا ہوتا ہے جو اس آفس میں موجود صارفین

http://amjadmahmood.com

کی فلاح و بہبود کے لئے منہا کیا جاتا ہے اس ''عمل'' کے بغیر گرانٹ اوپر سے منظور نہیں ہوسکتی۔ پرانے ادوار میں ضروریات کی نوعیت محدود ہونے کے باعث اس گرانٹ کو کافی سمجھا جاتا تھا مگر آج کے دور کی لامحدود ضروریات کیلئے یہ گرانٹ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے برابر ہے لہٰذا اس کی افادیت میں کمی آ گئی ہے۔

(NSB)

Non Salary Budget

یہ اسکول نگر کا ''چھپڑ پھاڑ'' اقتصادی پروگرام ہے۔ جو حال ہی میں متعارف ہوا ہے۔ اس میں جبراً خزانہ لٹانے کی دھمکی نما ہدایات ہوتی ہیں اور اس بجٹ کے خوشگوار اور رنگین اثرات سکول نگر کے تمام افراد پر اپنی اپنی صلاحیتوں اور مقام کے لحاظ سے پڑتے ہیں اس بجٹ کی تیاری اور منظوری کے مراحل ہمالیہ سر کرنے کے مترادف ہیں۔ مگر فوائد کہیں زیادہ ہیں۔ NSB کی دستاویزات جب اکاؤنٹ فس میں بلز کی صورت میں پیش کی جاتی ہیں تو ان کی صحت پر اعتراض کئے جاتے ہیں اور ان میں بے شمار بیماریوں اور عارضوں کی نشان دہی کی جاتی ہے مگر دنیا میں کوئی مرض لاعلاج نہ ہے۔ NSB کے حوالے سے مذکورہ بالا بیماریوں کا علاج پانچ فیصد، سات فیصد اور دس فیصد نامی ادویات اور تھراپیز سے کیا جاتا ہے۔

اور دو تین ایام میں ہی یہ بلز بڑی تیزی سے روبہ صحت ہوتے ہوئے مکمّل تندرست ہو کر پاس کروالئے جاتے ہیں۔ ڈائری کرنے والے افراد کا اخلاق

http://amjadmahmood.com

بھی اس تھراپی سے ایک دن کے لئے ایڈ ہاک بیس پر مثالی اور مہذب ہو جاتا ہے۔NSB بجٹ میں بے شمار ''مد'' یا ہیڈز ہوتے ہیں جن کے مطابق مالیات کو Operate کرنا ہوتا ہے۔ چیزوں کی خریداری اور مرمت کے لئے ڈھیر ساری رقوم مختص کی جاتی ہیں حال ہی میں حکومت کی جانب سے عندیہ ملا ہے کہ سٹاف ممبران کے ذہنی و جسمانی امراض کی Repair کے لئے الگ ہیڈز قائم کئے جائیں گے۔ان مسائل میں آشوب چشم ،مسائل سماعت، فارغ البالی وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ ہیڈ ٹیچر جسمانی و ذہنی ضعف کی اصلاح کے لئے چہار مغز، مروارید، گاؤزبان اور مقوی ادویات خرید سکے گا۔NSB کی وجہ تسمیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ NSB پرانے لفظ ''نصیب'' کی مختصر اور بگڑی ہوئی شکل ہے۔

اکاؤنٹ آفس:

اسکول نگر میں مالیات اور امورِ خزانہ کا مرکز اور سر چشمہ اکاؤنٹ آفس ہوتا ہے جو مرکز کے علاوہ ضلعی شاخیں بھی رکھتا ہے۔ ڈارون نے نظریہ ارتقاء میں بندر کو انسان کا مورث قرار دیا جبکہ مؤرخین نے ''قارون کے خزانے'' کو اکاؤنٹ آفس کا مورث اعلیٰ ٹھہرایا ہے۔قارون کے خزانے کا نظام کمپیوٹرائزڈ نہ تھا اور جاہل قسم کے لوگ متولی تھے۔جبکہ موجودہ اکاؤنٹ آفس عالیشان عمارات کے علاوہ جدید ترین کمپیوٹرائزڈ نظام کا حامل ہے۔قارون کے خزانے میں کام کرنے والے لوگ منکرین تھے مگر آج کے اکاؤنٹ آفس میں مومنین اور صالحین بر سر پیکار ہیں۔اکاؤنٹ آفس میں ہر جائز و ناجائز کام کروانے کے

http://amjadmahmood.com

لئے عوام الناس جدید نظام کو سمجھنے سے قاصر ہیں البتہ خواص اس نظام کو اچھی طرح سمجھنے کے باعث جلد کام نکلوا لیتے ہیں۔ اکاؤنٹ آفس کی پرنٹنگ مشین (پرنٹر) اکثر خراب رہتی ہے مگر مشین کے سامنے اُن کے آپریٹر اور دیگر مسکین ،حق دار افراد پر چڑھاوے چڑھانے سے مذکورہ مشین معجزانہ طور پر کام کرنا شروع کر دیتی ہے۔ یہاں پر منت ماننے کا رواج عروج پر ہے لوگ دلی تمناؤں اور مرادوں کے حصول و تکمیل کے لئے اکاؤنٹ آفس میں موجود کچھ پہنچے ہوئے لوگوں کے حضور منتیں مانتے ہیں اور کام اور مرادیں بر آنے پہ منت ادا کرتے ہیں زیادہ تر منتوں کی نوعیت Prepaid ہوتی ہے جبکہ دوسری قسم Postpaid ہے جو صرف تعلّقات کی بناء پر مانی اور ادا کی جاسکتی ہیں۔ مذکورہ آفس کے افراد کے مزاج وراخلاق کو معتدل رکھنے کے لئے صدقات، خیرات، امداد، زکوٰۃ اور منتوں سے بہتر اور کوئی چیز نہیں ہے۔

یہ اکابرین و مشاہیر کے تجربات و مشاہدات کا نچوڑ ہے کہاوت ہے کہ مذکورہ آفس کے معاملات میں کوئی بڑا بھگوان بھی مداخلت نہیں کرسکتا کیونکہ یہ ایسی مقدس اور متبرک ہستیوں کی آماجگاہ ہے جن کے پاؤں تمام محکموں کی گردنوں پر ہیں۔

http://amjadmahmood.com

قدرتی آفات

دنیا کے ہر خطے میں قدرتی آفات کا برپا ہونا فطری عمل ہے۔ ہر خطے میں جغرافیائی اور موسمی لحاظ سے مختلف اقسام کی آفات کا نزول ہوتا رہتا ہے اسکول نگر میں اپنی نوعیت کی منفرد آفات رونما ہوتی ہیں۔ جن کا مفصّل بیان ذیل میں دیا گیا ہے۔

(i)_ مانیٹرنگ ابزرویشن Monitoring Observation

مشہور ہے کہ پرویزی ادوار سے قبل اس قسم کی آفات کا نام ونشان نہ تھا مگر اب اس نے پورے سکول نگر کے تمام خطوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے ابتداء میں یہ محض MEA کی وزٹ تک محدود ہوتی تھی۔ بعدازاں اس کے اثرات کا دائرہ وسیع تر ہوتا گیا اور آج حکومتی آشیر باد سے یہ ایک مستند آفت کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔ سکول نگر میں کوئی معلّم یا طالب علم جسمانی، معاشرتی، ذہنی یا ضمیری بیماری کے باعث سکول سے غیر حاضر ہو یا درجہ چہارم کے حضرات کی مخلصانہ سرگرمیوں کے باعث ناقص صفائی کا المیہ ہو تو اس آفت سے روشناس کرانے کے لئے سربراہان ادارہ جات کو اس ابزرویشن کا تحریری جواب کے لئے دفتر خارجہ طلب کر کے سخت بے عزت کیا جاتا ہے۔ مشیّتِ محکمہ اور بردباری کے باعث ان آفات کا خندہ پیشانی اور نیچی نظروں سے زنانہ ومردانہ وار مقابلہ کیا جاتا ہے۔ ان آفات کے رد کے طور پر معافی نامے، یقین دہانیاں اور صدقات

http://amjadmahmood.com

A-32 فارم پر بلیدان کئے جاتے ہیں یوں ایک ماہ کے لئے یہ خطرات ٹل جاتے ہیں مگر ابھی ماہ نو کی تنخواہ کی وصولی کی خوشیاں باقی ہوتی ہیں کہ اگلی مانیٹرنگ وزٹ اور ابزوریشن کا پیش خیمہ نظر آنے لگتا ہے۔

ایمرجنسی میٹنگ/ڈاک

اسکول نگر کا ماضی ان ہلکی پھلکی اور معمول کی آفات سے بھرا پڑا ہے پچھلے دور میں یہ آفات زیادہ مہلک نہ تھیں مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شدت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور آج یہ انتہائی مہلک جان لیوا اور خون آشام آفتوں کی صف میں شمار کی جاتی ہیں۔ حکام بالا بحکم عالمِ بالا کسی وقت اور کہیں پر بھی بذریعہ خواب وجدان یا الہام ان آفات کو برپا کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ بعض اوقات ایک ہی وقت میں دو یا دو سے زائد میٹنگز کا انعقاد کر کے ہوائی مخلوق ہونے کا ثبوت دیا جاتا ہے ان میٹنگوں میں پلک جھپک میں پہنچنا اور محدود لمحات میں ڈاک کی فوری تیاری نمایاں ایجنڈے ہیں۔ اس آفت میں مزاحمت کے طور پر سربراہان ادارہ اپنے ہمراہ Pain Killer، اینٹی بائیوٹک، اینٹی الرجک اور اِن ہیلر جیسے آلات اپنے ہمراہ رکھتے ہیں۔ یہ آفات ہمیشہ بے وقت آتی ہیں اور شام کو عین اندھیرا چھا جانے کے بعد متاثرین کو گھر جانے کے لئے آزاد کر دیا جاتا ہے بقول اِنشاء جی یوں رات گئے گھر آنے پر بہانے بھی کرنا پڑتے ہیں۔ اس ناگہانی آفت کی وارننگ بذریعہ فون یا ای میل

http://amjadmahmood.com

ایک ڈیڑھ گھنٹہ قبل جاری کی جاتی ہے اور سربراہان کچے دھاگے سے بندھے کھچے چلے جاتے ہیں اس آفت سے نپٹنے کے لئے رخت سفر باندھنے والے مجاہدین کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

مفتیانِ عظام کا فتویٰ ہے ایمرجنسی میٹنگ کی غرض اور نیت سے سفر کرنا ''جہادِ اکبر'' کے زمرے میں آتا ہے۔

ایمرجنسی میٹنگز میں شرکت کرنے کے لئے متاثرین ہیڈ ٹیچرز کی ذاتی خواہشات کا کوئی عمل دخل نہ ہے بلکہ رضائے افسران کے لئے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے حکم بجالاتے ہیں ان تمام تعمیلات و تسلیمات کے باوجود خوشنودیء افسران کی بجائے غیض و غضب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جس سے سربراہان ادارہ کے قلب و نظر اور جگر پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سنا ہے قدیم دور کے سربراہان میں اِک ''انا'' نام کا Element ہوتا تھا جو ابحادثاتِ زمانہ کے باعث ناپید ہو چکا ہے۔

سرپرائز ڈ وزٹ

یہ آفات وقتاً فوقتاً بھونچال کی مانند اسکول نگر کی سرزمین کو لرزاتی رہتی ہے ان کا زیادہ شکار مین روڈ پر واقع خطے ہوتے ہیں جبکہ دور دراز علاقوں میں اثرات کم ہوتے ہیں۔ مذکورہ آفت کے منفی اثرات یہ ہیں کہ بعض اوقات بے گناہ افراد لقمہء کارروائی بن جاتے ہیں اور چند گناہ گار لوگ بوجوہ محفوظ رہ جاتے ہیں۔ ان آفات کا ردِ عمل بھی معذرت ناموں اور جواب طلبیوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ انِ وزٹس کے دوران حفظِ مراتب کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور افسران پانی کا

http://amjadmahmood.com

گلاس بھی نوش کرنے سے کتراتے ہیں البتہ ان کے ڈرائیور اور دیگر اصحاب خدمت خلق کا جزوی شکار بن سکتے ہیں۔سر پرائز وزنٹس کا خوف اور اثر ذرائع مواصلات کے باعث کم ہو چکے ہیں اور کسی آفت زدہ علاقے میں کسی افسر کی موجودگی کی خبر بذریعہ فون جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہے اور لوگ اس ناگہانی آفت سے بچاؤ کی بروقت تدابیر کر لیتے ہیں اور نیکی کے طور پر اس پیغام کو مزید Forward کر دیتے ہیں۔

DTEs مینٹورنگ اینڈ اسیسمنٹ

اس نئی نویلی آفت کا نزول اسکول نگر کے باشندوں کے کردہ، ناکردہ، دانستہ یا نادانستہ سرزد ہونے والے گناہوں کی پاداش میں ہوا ہے۔ اک طویل عرصہ سے خوابیدہ طبقہ کو Winter Sleep سے بیدار کرنے کے لئے کوشش کے طور پر یہ سلسلہ ہائے آفات وارد ہوئے ہیں تا حال ان کے اثرات و نتائج کے خدوخال نمایاں نہیں ہو سکے ہیں۔ان آفتوں کا سایہ مہینے میں دو تین بار پڑتا ہے۔DTEs کے مثبت و منفی اثرات سکول پر پڑتے رہتے ہیں جو متاثرین کو اے، بی، سی، ڈی، ای اور ایف گریڈوں کے روپ میں بھگتنا ہوتے ہیں۔یہی گریڈ ماتھے کا جھومر اور گلے کا طوق بن سکتے ہیں یہ آفت باقاعدہ پیش گوئی کے بعد وارد ہوتی ہے اور اچانک نقصان نہیں پہنچاتی۔ ان کی تند و تیز آندھیاں کلاسوں میں موجود معلمین کو خوب جھنجھوڑتی ہیں اور اُن کی قوت برداشت کو آزماتی ہیں وضع دار اور ادھیڑ عمر اساتذہ اپنے سے چھوٹی عمر کے لوگوں کو اپنے اوپر لیکچر جھاڑتے اور طریقہ ہائے تدریس سکھاتے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔اوپر سے

http://amjadmahmood.com

بیڑہ غرق ہوئے سلیبس کا جس نے ناک میں دم کیا ہوا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ DTEs کے ذریعے آنے والے زلزلوں کا مرکز سکولوں سے مختلف فاصلوں پر واقع DSD سنٹر ہیں۔ والدین اور معاشرے کی کوتاہیوں اور غیر ذمہ داریوں کا گناہ صرف اور صرف ٹیچر پر تھونپنا اس شعبہ کی اہم کار ستانیاں ہیں۔اس سلسلے میں ٹیچرز کی توہین، تضحیک اور تحقیر کے تاریخی کارنامے بھی UPE اور DSD کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ کینیڈا کی عدالت میں استاد ملزم کی حیثیت سے جائے تو جج یہ کہتے کھڑا ہو جاتا ہے۔

"A Teacher and in the Court"

مگر یہاں کسی استاد کو معاشرے میں دیکھ لیا جائے تو کہا جاتا ہے۔

"A Teacher and so free why?"

گرمیوں کی چھٹیاں طالب علموں اور اساتذہ کو گرمی سے بچانے کیلئے ہوتی ہیں مگر سمر کیمپ اور جون کے مہینے میں DSD کی ٹریننگ ثابت کرتی ہے کہ اساتذہ پر موسم کی شدت کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور یہ اِس قابل نہیں ہوتے جاتے کہ اِنہیں بھی عام انسان سمجھا جائے۔

پیڈا ایکٹ 2006ء

سکول نگر کی سب سے خطرناک، جان لیوا اور مہلک آفت پیڈا 2006ء ہے ایک کہاوت ہے کہ پیڈا کا ڈسا پانی نہیں مانگتا۔ سکول نگر کے باشندے اپنے بچوں کو پیڈا کے نام سے ڈرا کر سلاتے ہیں۔ عام باشندوں کے ساتھ ساتھ خطرناک اور کام چور حضرات بھی پیڈا کے نام سے کانپتے ہیں۔ مشہور ہے کہ

http://amjadmahmood.com

''پیڈا'' نام ہی کافی ہے۔ یہ آفت سوموٹو ایکشن سے بھی بدتر ہوتی ہے سیانے لوگ کہتے ہیں کہ کل اٹھارہ قسم کے اعمالِ بد اور غلط کاریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے پیڈا نازل ہوسکتا ہے۔ اُن سزاؤں کا ذکر خیر بھی کیا گیا ہے۔ جن میں پانچ چھوٹی اور چھے بڑی سزائیں شامل ہیں۔ چھوٹی سی چھوٹی سزا Consure ہے پیڈا آفات کے پھیلاؤ سے سکول نگر میں مہلک بیماریوں اور شرحِ اموات میں بھی ریکارڈ اضافہ دیکھا جارہا ہے پیڈا ایکٹ مزید مہلک بنایا جارہا ہے اوراب اس کا اطلاق سرکاری اہلکاروں کی وفات کے بعد بھی ہوا کرے گا۔

ریشنلائزیشن Rationalization

یہ آفت عمومی نوعیت کی حامل نہیں ہوتی بلکہ خاص طبقات پر نازل ہوتی ہے یہ کم آبادی والے علاقوں کا رُخ نہیں کرتی بلکہ اس کا نشان گنجان آباد علاقے ہوتے ہیں۔ یہ آفت جن پر وارد ہوتی ہے انہیں بے گھر کر دیتی ہے۔ اور انسان دور دراز ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ اس آفت کی سب سے بڑی وجہ Over Papulation ہے۔ جس خطے میں آبادی ضرورت سے زیادہ ہوجائے تو وہاں سے چند بے بس لوگوں کوسکول بدر کر کے کم آبادی والے علاقوں میں جبراً بھیج دیا جاتا ہے جہاں پر وہ زندگی کے باقی ایام کسمپرسی کی حالت میں گزارتے ہیں۔ البتہ چند باہمت لوگ اپنی قوتِ بازو اور محنت شاقہ سے ان خطرات کی حدود عبور کر جاتے ہیں۔ ریشلائزیشن کی وبا آفت کی صورت میں ہنستے بستے گھرانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اور متاثرین کو دور دراز علاقوں کی خاک چھاننا پڑتی ہے جس سے اُن کی اپنی خاک اُڑنے کا احتمال پیدا ہوجاتا

http://amjadmahmood.com

ہے۔ متاثرینِ ریشلائزیشن نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ یہ تاثر کہ ہم ضرورت سے زائد ہیں، غلط ہے۔ انہوں نے تجویز دی ہے کہ مکھی مچھر کی تلفی پر سکول فنڈ خرچ کرنے کی بجائے مکھی مچھر مارنے پر انہیں تعینات کیا جا سکتا ہے۔ ریشلائزیشن کے جھکڑ اور گرد باد گنجان آباد سکولوں سے تناور اور مضبوط درختوں کو اکھاڑ کر دور دراز علاقوں میں پھینک دیتے ہیں۔ جہاں وہ جاندار اور بے جان دونوں صورتوں میں وقت گزارتے ہیں۔ قدرت کی طرف سے Stay Orders کی رحمت ان آفات کو ٹال بھی دیتی ہے۔

آڈٹ

سکول نگر کی قدیم اور روایتی آفت ہے۔ جو مدت سے باقاعدگی اور بے قاعدگی سے وارد ہوتی رہتی ہے۔ اس آفت کے اسباب ہیں ''خُرد بُرد، جائز و ناجائز الزامات اور فنڈ خوری شامل ہیں۔ ان آفات کو بکروں، مرغوں اور نقدی کی صورت میں ٹالا بھی جا سکتا ہے کیونکہ بزرگوں سے سنا ہے کہ ''صدقہ ردِ بلا'' ہے۔ ''دروغ بر گردن راوی'' کہ اب آڈٹ کی آفات سے نجات کے لئے حکومت آڈٹ ریلیف فنڈ'' کے نام سے الگ Head کا اجراء کر رہی ہے تا کہ لوگ اس ناگہانی آفت سے بوقتِ ضرورت احسن طریقے سے نپٹ سکیں اور بجٹ سے ہی حل نکال سکیں۔

http://amjadmahmood.com

NSB کی تباہ کاریاں

این ایس بی کی اصطلاح ہمہ جہت نوعیت کی حامل ہے۔ این ایس بی خوشیوں، خوش فہمیوں اور آسودگی کے سیلاب لے کر آتا ہے اور جاتے جاتے یہی سیلاب تباہ کاریوں کا موجب بھی بن جاتا ہے۔ این ایس بی اِک ایسی نعمت ہے جس سے جبراً نوازا جاتا ہے اور بعد میں اسی نعمت کو استعمال کرنے کی پاداش میں گھسیٹ گھسیٹ کر حساب لیا جاتا ہے۔ این ایس بی کی سکول میں قوانین کے مطابق Utilization پُل صراط سے گزرنے کے عین مترادف ہے جو تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہوتی ہے۔ آدمی کی تاریخ میں گندم اور این ایس بی دونوں مشترک اصطلاحات ہیں کیونکہ دونوں ہی آدمی کو جنت سے نکلوانے کا موجب ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ گندم سے روکا گیا تھا مگر این ایس بی کے قریب جانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ابتداء میں محکمہ، سکول کی ضروریات سے بے خبر ہوتا ہے لہٰذا باخبر ہونے پر Reappropriation کے مراحل کا آغاز ہوتا ہے۔ اِس مرحلے میں سربراہان ادارہ جات گھر جا کر بھی گھی کا ہیڈ چینی میں اور چینی کا ہیڈ آٹے میں منتقل کرنے کی مشق کرتے پائے جاتے ہیں۔ لُہذا کیا مناسب ہوگا کہ NSB کو Non Sense Budget ہی لکھا اور پڑھا جائے۔

تعلیمی ایمرجنسی

یہ آفت یو پی ای سے منسلک ہے جس میں سولہ برس تک کی بالی عمریا کے

http://amjadmahmood.com

حامل لڑکے لڑکیوں کو زبردستی یا منت سماجت سے سکول لا کر زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی ناکام سر توڑ کوشش کا حکم دیا جاتا ہے۔ اِن میں سے اکثر لڑکے ہزاروں روپے کما رہے ہوتے ہیں اور اکثر لڑکیاں ہاتھ پیلے کروا کے سسرال سدُھار چکی ہوتی ہیں اور کچھ کی تو گود بھی ہری ہو چکی ہوتی ہے لیکن پھر بھی اساتذہ کو ناممکنات کے اِن ہمالوں کو سَر کرنے کا فرمان جاری کیا جاتا ہے۔ اِس آفت کے اطلاق پر سکول سے کسی بھی قسم کے بچے کو سکول سے خارج کرنا گناہِ کبیرہ سمجھا جاتا ہے اور حال ہی میں اِس گناہ کی پاداش میں استاد اور معلمؑ کو چھ ماہ پابندِ سلاسل زنداں رکھنے کی نوید سنائی گئی ہے۔ یوں محکمہ اور حکومت معمارانِ قوم کیلئے عزت افزا اور احترامِ انسانیت کی حامل کاروائیوں کے باعث زبردست خراجِ تحسین کے مستحق ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ عمر بھر کی سنگ زنی کے باوجود بھی اعزاز سے دفنایا جانا قصۂ پارینہ بن جائے گا۔ شاید ہم دنیا کی واحد قابلِ رحم قوم ہیں جہاں اساتذہ کو معمولی بات پر جیل بھیجنے کے شرم ناک فیصلے کئے جاتے ہیں۔ یقیناً ایسے لوگ اساتذہ سے نہیں ملائکہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ ویسے اِن پُر آشوب حالات میں جیل میں گزرے چند ایام موجودہ مُقفّل آزادی سے بُرے نہ ہونگے۔

حقیقی تعلیم و تربیت کا تصور غیر ضروری کاروائیوں اور پالیسیوں کی بھینٹ چڑھتا جارہا ہے۔ سکول اور اساتذہ سے مافوق الفطرت اور ماورائے طبیعات نتائج کی توقع کی جاتی ہے کیونکہ استاد کو بیک وقت بچوں کو تعلیم بھی دینا ہے بچوں کو گھروں سے سکول لانا ہے۔ سکول سے بھاگے بچوں کو تلاش کر کے ڈراپ آؤٹ کا خاتمہ کرنا ہے۔ پورا سال بچہ سکول میں آئے یا نہ آئے اِس کو اُف تک

http://amjadmahmood.com

نہیں کہنا ہے اور اِس کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہیں رکھنا ہے ورنہ بچے کی شان میں ''گستاخی'' سخت تادیبی کاروائی کا موجب بن سکتی ہے۔ یونیفارم جوتے اور سٹیشنری والدین فراہم نہ کریں تو جواب طلبی محض استاد کی ہوگی۔ بچہ سکول نہیں آیا تو سزا استاد کو ہوگی۔ اب استاد یا سربراہِ ادارہ بچے کو کسی حال میں بھی سکول سے نکالنے کے مجاز نہ ہیں۔ بلکہ بچہ کسی استاد کو فارغ کروانے کا اختیار رکھتا ہے۔ سُنا ہے اب استاد کو ریفریشر کورسسز میں بچوں کے سامنے نہایت مئودبانہ اور عاجزانہ رَویہ'' اپنانے کے تربیتی پروگرام شروع کرنے پر غور کیا جارہا ہے۔ کسی طالب علم کو اگر کسی استاد کی کوئی بات ناگوار گزرے اور وہ طیش میں آجائے تو ٹیچر کو پاؤں پڑنے اور منت سماجت سے مسئلہ رفع دفع کرنے کی ترغیب دی جائے گی تاکہ ادارے اور اساتذہ کیلئے میڈیا اور حکومت کو ایکشن لینے کی زحمت نہ کرنا پڑے۔ میڈیا، انسانی حقوق اور این جی اوز کی رپورٹس اور اعداد وشمار اِس قسم کی آفات کے موجب ہیں۔

Consilidation of School

یہ اک نئی نویلی مضحکہ خیز آفت ہے جو بڑی منصوبہ بندی اور نئے تجربات کی تلاش میں وجود میں آئی ہے۔ اس کے خدوخال کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھے۔ اِس آفت کے تحت زنانہ ومردانہ سکولوں میں ون یونٹ کا قیام عمل میں لاکر زبردست قسم کی بدانتظامی کا تماشہ دیکھا جاتا ہے۔ سٹوڈنٹس اور اساتذہ کو مختلف تجربات کی نذر کیا جاتا ہے۔ زنانہ ومردانہ سٹاف کو ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں خاص کر دیہی سکولز میں مخلوط تعلیم معیوب سمجھی جاتی ہے۔ اِس سلسلے میں والدین کے غصے اور اعتراضات کا سارا نزلہ اساتذہ پر

http://amjadmahmood.com

گرتا ہے۔ابھی ایک مسئلہ موجود ہوتا ہے کہ نئی تجرباتی آفت نما پالیسی کا نزول ہو جاتا ہے۔ حقیقی تعلیم اِن پالیسیوں اور حکمت عملیوں پر قربان ہوتی جارہی ہے۔

سکول نگر کے باسیوں کو اِس آفت سے نجات کیلئے خصوصی اجتمائی دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ سکول کے حقیقی مقاصد پر پوری تندہی سے توجہ مرکوز کی جا سکے۔

سمر کیمپ Summer Camps

یہ خصوصی آفت گرمیوں کی چھٹیوں کا مزہ کرکرا کرنے کیلئے دانستہ طور پر برپا کی جاتی ہے۔یہ آفت کباب میں ہڈی اور رنگ میں بھنگ کے طور پر مشہور ہے۔ قدیم غیر مہذب معاشروں میں اِسے بیگار کیمپ اور خرکار کیمپ کے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔جبکہ تعلیمی میدان میں اِسے سمر کیمپ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔گرمیوں کی چھٹیوں کے دل کش اور خوبصورت موسم میں اِس مہلک آفت کا نزول غضبِ الٰہی کی دلیل ہے کیونکہ چھٹیوں کی نعمت دیکر واپس لینا کڑا امتحان ہے۔بڑے بڑے افلاطون یہ فلسفہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ تعطیلات بھی لازم ہیں اور سکول بھی آنا ہے۔یہ سب بیک وقت کیسے ممکن ہے۔اللہ عزّ و جل سے دعا ہے کہ سکول نگر کے باشندوں کو دیگر بے شمار آفات کے ساتھ ساتھ اِس بے تُکی آفت کو بھی صبر سے برداشت کرنے اور بھگتنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

http://amjadmahmood.com

داخلہ و خارجہ پالیسی

ہر ملک کی طرح اسکول نگر کی خارجہ و داخلہ پالیسی واضح ہوتی ہے جس کے ریکارڈ کے لئے رجسٹرڈ داخل خارج، وصولی ڈاک، روانگی ڈاک وغیرہ استعمال ہوتے ہیں ۔ ریشنلائزیشن اور UPE نے داخلہ پالیسی کو انتہائی محرک کر دیا ہے۔تمام OSC کو داخلہ پالیسی میں شامل کرنا حکم آخر ہے۔جبکہ خارجہ پالیسی میں کسی بچے کو خارج کرنا ڈراپ آؤٹ جیسے گھناؤنے جرم میں شامل ہے دیگر خارجہ معاملات میں اکاؤنٹ آفس، محکمانہ آفس، میٹنگز اور ثانوی و اعلیٰ ثانوی بورڈ کے گمبھیر امور شامل ہیں۔جن میں جسمانی مشقّت کے ہمراہ مالی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

نصابیات Curriculam

اسکول نگر میں نصاب ایک مُعمہ ہوتا ہے جس کا جاننا، سمجھنا عام افراد کے ساتھ ساتھ نصاب سازوں کے لئے بھی ناممکن ہے۔ نصاب کا ڈھانچہ، خدو خال نو عیت، مقاصد اور میڈیم ہمیشہ سے ابہام کا شکار رہے ہیں۔ تقدیر الٰہیہ کی مثل کوئی نفس نہیں جانتا کیا بدلنے اور ہونے جا رہا ہے۔ نصاب کی خصوصیات سے دنیا کی بے ثباتی، غیر مستقل مزاجی اور بے زاری کی وضاحت ہوتی ہے۔ بغور جائزہ سے علم ہوتا ہے کہ نصاب کسی خودکار نظام کے تحت کام کرتا ہے جس سے چیزیں خود بخود نکلتی اور شامل ہوتی رہتی ہیں ہر لحہ بدلتے اسباق، میڈیم اور مقاصد، نصاب کی شان ہیں اقبال کی روح سے معذرت کے ساتھ

نصابیات ابھی ناتمام ہیں شاید
کہ آرہی ہے دما دم صدائے کُن فیکون

موجودہ میں جس تیزی اور بے راہ روی سے نصاب تبدیلی کی شاہراہ پر گا مزن ہے لگتا ہے اس کے مشمولات چند برس بعد بگڑ کر کیا سے کیا ہو جائیں گے۔ عا لمی سطح پر child centred نظام تعلیم کی مقبولیت اور ضرورت ہمارے ہاں بھی اپنا رنگ جما رہی ہے۔ فیل پاس سسٹم کا خاتمہ، ڈراپ آؤٹ اور مار نہیں پیار؛ کے اصولوں نے معیار تعلیم کو متزلزل ضرور کیا ہے۔ پہلے شاگرد چھٹی لینے کے لئے اُستا

دسے التماس کرتا تھا اب کچھ عرصہ بعد استاد مختلف معاملات میں شاگردوں سے درخواست کیا کریں۔ایک نمونہ مستقبل ملاحظہ ہو۔

استاد کی اپیل شاگرد کے نام

بخدمت جناب عزت مآب شاگردِ رشید صاحب

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ!

آج ہر طرف سے مایوس و نامراد ہونے کے بعد فدوی اپنی چند گزارشات کے ہمراہ آپ سے رجوع کر رہا ہے۔امید ہے عالی جاہ کی توجہ خاص اس ناچیز کی جانب مبذول ہوگی۔ جناب عالی! محکمہ تعلیم کے مقرر کردہ ضابطوں کی رو سے آپ کو میرا شاگرد اور مجھے آپ کا استاد ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ماشا اللہ جس طرح حقِ شاگردی آپ ادا فرما رہے ہیں اُسے دیکھ کر دل باغ باغ ہوتا ہے۔آپ کو خدا نے بڑی صلاحتیں عطا کی ہیں مثلاً مجھ جیسے ناچیز اساتذہ کی تضحیک کرنا، کمرۂ جماعت میں سگریٹ پینا، دوران سبق مو بائل فون استعمال کرنا، گانے سننا، نقل کو اپنا آئینی حق سمجھنا وغیرہ۔بے شک تمام حرکات وسکنات آپ کے روشن مستقبل کی دلیل ہیں ہمارا فرض ہے کہ آپ کا تمام ہوم ورک ہم مکمّل کریں اور امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب کروانے کا اہتمام بھی کریں۔مگر عالی جاہ گزارش صرف اتنی ہے کہ آپ مہینے صرف ایک بار تعلیمی درسگاہ کا معائنہ فرمالیا کریں تا کہ رجسٹر حاضری آپ کی خواہش کے مطابق تیار کیا جا سکے اور خصوصاً حضور سے التماس ہے کہ اس بار سالانہ امتحان میں ضرور

http://amjadmahmood.com

ہمیں شرفِ زیارت سے فیض یاب فرمائیں۔

حضور کی عین نوازش ہوگی

العارض

آپ کا سعادت مند استاد

اس طرح نصاب میں اتفاق میں برکت، نامی کہانی کچھ یوں بیان ہوا کریں گی۔

''اتفاق میں برکت ہے''

ایک گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔اس کے چار بیٹے تھے۔وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔کسان نے ان کو سبق سکھانے کے لئے کہا کہ جاؤ اور کچھ ٹہنیاں توڑ لاؤ جب ٹہنیاں آگئیں تو اس نے لکڑیوں کا گٹھا باندھا اور بیٹوں کو کہا کہ اسے توڑو۔جب تین بیٹے اسے نہ توڑ سکے تو اس نے چوتھے بیٹے ''جو طاقتور تھا'' کو توڑنے کے لئے کہا ۔اس نے آسانی سے گٹھا توڑ دیا۔

نتیجہ۔ اتفاق میں برکت صرف طاقتوروں کے لئے ہے۔
کمزور جتنے بھی اکٹھے ہو جائیں طاقتور انہیں تباہ کر دیتے ہیں۔

.......o.....o......

درخواستوں کی نوعیت کچھ یوں ہو جائیگی

درخواست برائے دُگنی فیس

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ سکول غریب آباد

http://amjadmahmood.com

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میرے والد صاحب باحیات ہیں اور ایسے محکمہ میں ملازم ہیں جہاں فضل ربی کے بے حد امکانات روشن ہیں میں ان کا اکلوتا بیٹا ہوں اور سونے کا چمچہ منہ میں لیئے پیدا ہوا تھا۔ میرے والدین میری فیس دُگنی کروانا چاہتے ہیں تا کہ سکول میں باقی غریب بچوں پر دھاک بیٹھ سکے۔ سکول میں خاص سہولیات میسر آئیں اور امتحان میں پوزیشن بھی حاصل کر سکوں۔

عین نوازش ہوگی

العارض

دولت خان ولد امیر خان

.......o.....o......

ضروری کام کی درخواست پر غور فرمائیں۔

درخواست رخصت برائے ضروری کام

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب

جناب عالی!

گزارش ہے کہ آج مجھے والد صاحب کے ہمراہ دکان میں ملاوٹ کر نے میں ہاتھ بٹانا ہے۔ نیز سٹار پلس پر پسندیدہ سیریل دیکھنا ہے اور شام کو کرکٹ میچ بھی دیکھنا ہے۔

مہربانی فرما کر ایک یوم کی رخصت عنائیت فرمائیں۔

العارض

http://amjadmahmood.com

بے کار عالم ولد ایمان خان

.......o....o......

محاورات میں بھی تبدیلی آ رہی ہے۔ مثلاً اتفاق میں برکت اب نہیں رہی بلکہ اتفاق میں فساد ہونے کا خطرہ ہے۔

اب کسی چراغ تلے اندھیرا نہیں ہوتا بلکہ روشنی ہوتی ہے۔ اس دور کا ٹیچر نہ گھر کا نہ سسرال کا۔ کنوارہ پن کی ایک دن کی زندگی شادی شدہ کی سو دن کی زندگی سے بہتر ہے۔

.......o....o......

آئندہ چند برس میں امتحانی پرچہ جات کی نوعیت کچھ یوں ہو سکتی ہے

http://amjadmahmood.com

پرچہ تعلیمی وانتظامی علوم

کل نمبر: حسبِ منشاء

مقررہ وقت: 25سال عمر کی حد: 60سال

نوٹ: سربراہانِ ادارہ جات کیلئے تمام سوالات لازمی ہیں۔سوال چھوڑنے کی صورت میں شوکاز نوٹس جاری کیا جائے گا۔باقی حضرات 10فیصد سوال چھوڑ سکتے ہیں۔

سوال نمبر1:-

خراب رزلٹ کی جوابدہی اور سزا کے خوف سے دورانِ امتحان آپ کیا کیا تدابیر بطور حفظِ ماتقدم کرنا جانتے ہیں؟ کوئی تین ماہرانہ اقدامِ نقل کے ماڈلز تفصیل سے بیان کریں۔

سوال نمبر2:-

اٹینڈینس گیپ کی ابرریشن سے بچاؤ کیلئے MEA کی موجودگی میں آپ کون سی قدرتی مہارتوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔اس حوالے سے جماعتوں کے باہمی انتقال اطفال کے طریقوں پر سیر حاصل بحث کیجئے۔

سوال نمبر3:

کام کی غرض سے اکاؤنٹ آفس میں داخل ہونے اور باہر جانے کی آزمودہ اور مجرب دعائیں تفصیل سے بیان کریں نیز ماہرین کے مرتب کردہ ٹوٹکوں کی بھی وضاحت کریں۔

سوال نمبر4:

NSB کی تعریف بیان کریں اور اس کے ارتقائی مراحل کا جائزہ لیں۔ NSB کے حصول میں حائل رکاوٹوں پر روشنی ڈالیں اور اُن رکاوٹوں کو دور کرنے کی تجاویز بھی بیان کریں۔ نیز NSB کے حصول کے بعد حاصل ہونے والے ثمرات و نتائج پر مفصّل نوٹ لکھیں۔ یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ NSB پالینے کے بعد اسکے آفٹر شاکس آڈٹ کے روپ میں ہیڈ ٹیچر کو مسلسل متزلزل کئے رکھتے ہیں۔

سوال نمبر5:

پیڈا ایکٹ 2006 کے اٹھارہ نکات تحریر کریں۔ پیڈا ایکٹ کا شکار ہو کر جامِ فراغت نوش کرنے والی شخصیات کی زندگیوں کا جائزہ لیں۔

سوال نمبر6:

اگر NS B یا C.C.grant پاس کروانے پر اکاؤنٹ آفس میں 5 فیصد کے لحاظ سے مبلغ -/15,000 روپے اخراجات آئیں تو کل منظور شدہ رقم معلوم کریں۔ نیز یہی اخراجات اگر 7 فیصد ہو جائیں تو کل رقم بمعہ اخراجات معلوم کریں۔

سوال نمبر7:

آپ کا سکول ہیڈ آفس سے پچاس کلومیٹر دور ہے۔ اگر دن اڑھائی بجے ایمر جنسی میٹنگ کی اطلاع دی جائے کہ مقررہ وقت 3 بجے دن ہے تو کتنی دیر میں پہنچ سکتے ہیں۔ اگر ایک ہفتہ میں تین ایسی میٹنگز ہوں تو کل سفر کا تعین کلومیٹر میں کریں نیز اِن حالات میں کس قدر شمسی توانائی محفوظ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے۔

http://amjadmahmood.com

نسبت تناسب سے معلوم کریں۔ نیز ایمر جنسی میٹنگز میں شرکت جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ثابت کریں!

سوال نمبر 8:

یو پی ای کی مہم کے دوران اسکول میں پہلے سے موجود بچوں کے تعلیمی نقصان کا جائزہ لیں۔ نیز زبردستی لائے گئے بچوں کو سدھارنے کیلیۓ معلمؒ کے ضائع ہونے والے وقت کا تعین کریں۔ نیز ٹارگٹ پورا نہ کرنے والے معلمؒ کو دی جانے والی ذہنی اذیت کو اکائی کے کلیئے کی مدد سے واضح کریں۔

سوال نمبر 9:

ڈپٹی ڈی ای او، ڈی ای او اور ای ڈی او دفاتر میں حاضر ہونے کے آداب تحریر کریں۔ نیز میٹنگ میں بے عزتی ہونے پر سربراہان ادراہ جات کی بُردباری اور برداشت کے دو واقعات قلمبند کریں۔

سوال نمبر 10:

DTEs کے ظہور سے قبل اداروں کے تعلیمی وسماجی حالات کا خاکہ پیش کریں نیز اِن کی آمد سے کیا تبدیلیاں رونما ہو سکتی ہیں؟

سوال نمبر 11:

بائیومیٹرک سسٹم کے نفاذ سے سٹاف کن مسائل کا شکار ہو سکتا ہے؟ کیا انگوٹھوں کے ماسک بنوا کر اِس مصیبت پر قابو پایا جا سکے گا۔

سوال نمبر 12:

مندرجہ ذیل بیکٹریا اور وائرسز پر نوٹ لکھیں۔

http://amjadmahmood.com

I۔اٹینڈنیس گیپ اَبزرویشن   II۔ایمر جنسی میٹنگز   II۔یوپی ای

سوال نمبر13:

باغ کی تعریف بیان کریں۔نیز عوام کو سبز باغ اور ملازمین کو کالا باغ دکھانے کے بنیادی فرق کو مثالوں سے واضح کریں۔

http://amjadmahmood.com

اسکول نگر علم نجوم کی روشنی میں

آپ کا یہ سال کیسے گزرے گا

قدیم زمانے سے ہی علم نجوم وفلکیات کو انسانی زندگی کے نشیب وفراز اور مستقبل کی پیش گوئیوں کے حوالے سے خاص اہمیت حاصل رہی ہے ان علوم میں انسان کے اسماء، تواریخ پیدائش اور مقام پیدائش کی بنیاد پر منسلک ستارے متعیّن کئے جاتے ہیں اور اُن ستاروں کی اپنے اپنے برجوں میں حرکت اور اثرات کے باعث انسانوں کی قسمت کے اسرار ورموز کھولے جاتے ہیں۔

ذیل میں اسکول نگر میں بسنے والے افراد کے برجوں کا جائزہ علمِ نجوم کی روشنی میں لیتے ہیں۔

آپ کا یہ برس کیسے گزرے گا۔

.......o.....o......

برُج PST/ESE

سیارہ نیپچون

پرانے لوگوں کے لئے یہ سال بہت بھاری رہیگا۔ ہر فرد کو ہر کلاس کا پیپر یڈ پڑھانا ہوگا کیونکہ آپ کا برج اور ستارہ DTEs کے زیرِ اثر ہو چکا ہے۔ سیارہ زحل پانچویں گھر میں رہتے ہوئے ذہنی دباؤ بنائے رکھے گا ۔ نیا انگلش میڈیم سلیبس حسبِ معمول سر سے گزر جائیگا۔ اس بار بھی خاص سمجھ نہیں آئے گی۔ سال میں اپریل کا مہینہ بہت بھاری رہیگا۔ کیونکہ آپکا سیارہ UPE کی زد میں آجائیگا اور مشکلات اور بے چینی پیدا کریگا۔ علاوہ ازیں DTE بھی مہینے میں دو تین بار مشتری کے زائچہ میں قیام پذیر ہوگا اور شدید تعلیمی صدمات کا باعث بنے گا۔ گرمیو ں کی چھٹیوں میں آپ کا ستارہ DSD کے چوتھے گھر سے گزرے گا جو خطرے کی علامت ہے۔ آپ کو دو سے چار ہفتے کے تربیتی پروگرام کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑسکتا ہے۔ اپریل میں ہی ازدواجی تعلّقات بگڑ سکتے ہیں۔ مئی کے مہینے میں آپ کے برج سے زہرہ اور نیپچون دونوں کا گزر ہوگا جو ظاہر کرتا ہے کہ بن بلائے مہمان خصوصاً سسرالیوں کا شدید حملہ ہوگا جو طویل قیام کرینگے۔ اِن اِیام میں گھر میں سونے سے پرہیز کریں۔ اس برس بھی رشتہ اروں کے مقابلے میں عمرہ کرنے کی استطاعت نصیب نہ ہوگی ۔ دیہاتی حضرات سے التماس ہے کہ موسم کا حال باقاعدگی سے سنا کریں اور تیز آندھی والے دن دھوتی پہننے سے پرہیز کریں ورنہ فحاشی وعریانی کا موجب ہوسکتی ہے۔ مال مویشی پر خاص نظر رکھیں کیونکہ سال کے وسط میں بکریاں یا مرغیاں چوری ہونے کا اندیشہ بڑھ جائیگا اور

http://amjadmahmood.com

نرسری والے افراد کا واسطہ نئے نئے ماڈلوں سے پڑیگا۔ معلمات جون تک دردِشقیقہ کا شکار رہیں گی۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں گھر کی صفائی کے دوران گم شدہ سروس بک بھی ملنے کا امکان ہے۔ بچوں کے کلاس ٹیسٹ باقاعدگی سے لیا کریں اور پرچہ جات سنبھال کر رکھیں۔ سردیوں میں آگ جلانے کے کام آئیں گے۔ مئی کے وسط میں کینٹین میں خسارہ ہوگا۔ 50 سال سے زائد عمر کے لوگ اکتوبر تک ضعف بصارت کا شکار رہیں گے البتہ قوتِ گویائی میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ عید الفطر پر اپنے بچوں سے جھگڑا ہوگا۔ اپریل میں سکول میں پیناڈول کا استعمال جاری رکھیں۔ نئے آنے والے حضرات کا دل مشکل سے لگے گا کیونکہ کالج، یونیورسٹی کے فوراً بعد اچانک چھوٹی کلاسسز کی مخلوق سے اچانک عملی واسطہ کٹھن مرحلہ ہوگا۔

البتہ شادی کے امکانات خطرناک حد تک بڑھ جائیں گے لہٰذا اِک اور جاب بھی دستیاب ہو جائیگی۔ 31 مئی تک بچوں پر ڈنڈے کا استعمال محدود رکھیں ورنہ تادیبی کاروائی کا خطرہ ہے۔ وفات کی صورت میں عالم ممات میں آپ کی ڈیوٹیوں کا تعین ہو چکا ہے جس میں فوت شدہ خواتین، مرد اور بچوں کے کوائف اور فہرستوں کی تیاری شامل ہے۔ ان کی سوفٹ اور ہارڈ کاپیاں بھی طلب کی جائیں گی۔

.......o....o......

http://amjadmahmood.com

برج SESE/EST

سیارہ عطارد

اس برس زیادہ خیرات کریں جلد پے پیکج مِل جائیگا، پانچویں کے نقل زدہ امتحان سے پاس شدہ بچے اپنی پوری تعلیمی استعداد کے سات آپ کی کلاس میں داخلہ لیں گے۔سخت محنت درکار ہوگی۔اس سال آمدنی (تنخواہ) بڑھنے کے امکانات معدوم ہیں یارزاق یارزاق کاوظیفہ کرتے رہیں۔عیدین کے دوران نمازوں کی ادائیگی میں زائد تکبیریں پھر پریشان کرینگی ۔قربانی پہ بکراادھار لینا پڑے گا۔گوشت ریفریجریڑ کی بجائے فریزر میں سودمندر ہے گا۔کلاس میں شدید نیند کے جھٹکے لگیں گے اور بچوں کا شوروغوغا کی آوازیں بھی آپ کو متزلزل نہ کرسکیں گی۔البتہ ہیڈ ٹیچر کی آمد پر آنکھ مکمّل طور پر کُھل سکتی ہے۔طلباء سے غیر حاضریوں کا جرمانہ وغیرہ مئی تک چائے کے بجٹ کے لئے کافی رہے گا۔البتہ جون سے اگست تک گھر پہ بوجھ بنے رہیں گے۔

کنوارے خواتین وحضرات کا اکتوبر نومبر تک سپردِسسرال ہونے کا واضح امکان ہے جس کے بعداُن کے پیشہ ورانہ معاملات میں کمی واقع ہوجائے گی۔اس مہینے بھی آپ سکول دیر سے پہنچا کرینگے۔اپریل میں دوبارہ بائیک پنکچر ہوگی۔ستمبر میں سکول آتے ہوئے کتے تنگ کیا کریں گے۔ثابت قدمی اور مستقل مزاجی اِن بحرانوں سے نکالے گی۔اکتوبر میں MEA آپ کی ABSENT لگائے گا مگر کافی سفارشوں اور کاوشوں سے شام تک معاملات سلجھ جائیں گے۔ازدواجی

زندگی کے حوالے سے یہ برس ناخوشگوار گزرے گا۔خواتین کے لئے یہ برس سکول میں سلائی کڑھائی کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ البتہ سبزیاں کٹوانا سکول میں ''نحس'' رہیگا پرہیز کریں۔البتہ بچوں کے سامنے انڈے، چائے اور سموسے کھانا بے ضرر رہیگا اور ناسازی طبعیت کا بہانہ خوب چلے گا۔

ہوتا نہیں عیّاں یہ کبھی اُن کے موڈ سے
نیّت خراب ہے کہ طبیعت خراب ہے

گزشتہ ہفتوں کی ونڈو شاپنگ پر تبادلہ خیال اور تبصرہ بڑوں اور بچوں کیلئے مفید ثابت ہوگا۔یہ عمل جاری رکھیں، سعید عمل ہے۔آئندہ برس آپ کے سیارے کا گزر نویں استھان پر ہوگا جو ظاہر کرتا ہے کہ DTES کی وبائیں مثلاً منٹیو رنگ اور اسیسمنٹ آپ کو شدید متاثر کریں گی۔ان خدشات کے پیش نظر اپنے Immun Syste m میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔ آئندہ ماہ کی پہلی جمعرات مقامی میلے پر سائیکل گراونڈ دیکھنے میں گزرے گی جو سعات مندی کی علامت ہے۔موسم سرما میں تفریح بند ہونے کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی جاری رہے گی جو خشوع وخضوع کے باعث چھٹی سے کچھ دیر قبل ختم ہوگی لہٰذا دین و دنیا بیک وقت سمیٹنے کا موقع ملے گا۔اس سال ٹرینگ کورس گرمیوں کی چھٹیوں کا مزہ کرکرا کر دے گا۔ البتہ TA-DA کی حوصلہ بخش مرہم سے ان مصائب وآلام کا ازالہ ہو جائیگا۔دسمبر جنوری میں پیدا ہونے والے حضرات کے لئے ریشنلائزیشن کا خطرات بہت زیادہ ہیں۔اس برس 31 مارچ کو مٹھائیاں میسر نہ ہوسکیں گی۔البتہ شکوہ شکایت کے بعد حالات حوصلہ افزاء ہوسکتے ہیں

http://amjadmahmood.com

برج SST-SSE

سیارہ مریخ

جماعت نہم کا رزلٹ خراب آنے پر ایک ترقی کی کٹوتی کا امکان ہے جبکہ دہم کے رزلٹ پر سکول بدر بھی کیا جاسکتا ہے۔ چند افراد پر اللہ کی گرفت کے باعث انچارج شپ کا قلمدان سونپے جانے کا امکان ہے۔ یوں قلم تو ہاتھ میں آجائیگا مگر دان جاتا رہیگا۔ بطور سربراہِ ادارہ کسی بڑے شہر میں ٹریننگ بھگتنا ہوگی ۔جبکہ اس برس بطور sst بھی DSD کی دعوت قبول کرنا ہوگی۔ یوں دو کشتیوں کی سواری مہنگی ثابت ہوگی۔ تیز مزاج حضرات سکول میں گھتم گُھتا ہوسکتے ہیں جبکہ چند افراد کی والدین سے منہ ماری بھی چلتی رہے گی۔ غیر شادی حضرات گرمیوں کی تعطیلات میں شادی کی امید لگائے رکھیں۔ آپ کا ستارہ اس حوالے سے دو ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت میں ہے۔ اگر جون میں سورج گرہن نہ ہوا تو بہت جلد آپ اپنی بیگم کو پیارے ہوسکتے ہیں۔ یوں اخبارات میں چھپ چھپ کر ضرورت رشتہ کے اشتہارات پڑھنے کی حاجت ختم ہوجائے گی۔ شادی شدہ حضرات صبر و رضا کا دامن تھام کر رہیں اور عذاب زوجیت سے مغفرت کی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ افاقہ ہوگا۔ چاند گرہن کی راتوں کو رت جگا مفید ہوگا۔ ورنہ ہفتہ میں کم از کم دو تین دن بغیر ناشتہ کے سکول آنا پڑیگا۔ البتہ دیر سے آنے کی صورت میں پرنسپل صاحب خود ناشتہ کروائیں گے۔ طبیعت سیر ہوجائے گی۔ بدھ

http://amjadmahmood.com

والے دن پینٹ پہن کر دیہاتی سکول نہ آئیں ورنہ کُتوں کو یلغار کا موقع ملے گا پٹرول مہنگا ہونے کی وجہ سے روزانہ سکول آنے سے پرہیز کریں مگر سکول نہ آنے کے لئے ماہر حضرات سے ''بہانہ سازی'' کا کورس مکمّل کرنا ہوگا۔Below Board رزلٹ سے بچنے کے لئے وظائف کا عمل کیا کریں۔کنٹریکٹر حضرات کا مستقلی کا ستارہ فی الحال سست روی کا شکار ہے البتہ گرمیوں کے آخر تک گرمی سے برف پگھلنے کی توقع ہے۔

.......o....o......

برج ہیڈ ٹیچر
سیارہ مشتری

آپ پر ساڑھ سّتی کا دور عروج پر ہے۔آپ حضرات کے ستارے اور سیارے بمعہ شہاب ثاقب انتہائی شدید نوعیت کی گردش میں ہیں۔یوں لگتا ہے کہ جیسے کسی عمل کا شکار ہیں آنے والے جملہ روزہ وشب انتہائی نحس ہونگے۔ہمیشہ سفر میں ''suffer'' کرینگے۔البتہ کبھی کبھار گھر کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا۔آپ کے زائچہ سے صاف واضح ہے کہ صدقہ وخیرات کے باوجود آپ پر آفات اور بلاؤ ں کا اثر زائل نہ ہوسکے گا۔جملہ سٹاف سے سلجھنے کے لئے الجھنا معمول رہے گا جس سے رائے عامہ بد سے بدتر ہوتی جائیگی۔آفس میں سر،سر کی سرسراہٹ بڑھ جائیگی NSB کے بلز کی تیاری اور جمع کروانے کے عمل میں آپ کا بلبلا اٹھنا

http://amjadmahmood.com

فطری تقاضہ ہوگا کیونکہ A/G آفس میں دس دنیا اور ستر آخرت کا اصول چلتا ہے۔ کوئلہ برف وغیرہ منوں کے حساب سے سکول میں داخل ہونگے مگر اُن کے سروں پر سلیمانی ٹوپی ہوگی۔ چند عمر رسیدہ ہیڈ ٹیچر آئندہ ماہ شام آٹھ بجے میٹنگ ختم ہونے پر واپس آتے ہوئے رات بھول کر ہمسائیوں کے گھر چلے جائیں گے۔ یہ عمل کچھ کے لئے سعید اور کچھ کے لئے نحس ہوگا۔ سنیئر ہیڈ ماسٹرز کے ستاروں کی گردش واضح کرتی ہے کہ آپ ہیڈ شپ کے Headach سے صرف ریٹائرڈ ہو کر یا وفات پا کر ہی نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ وفات پانے کے امکان رکھنے والے حضرات اپنے وصیّت نامے تیار کر کے رکھیں جن میں سٹاف سٹیٹمنٹ، ویکنسی پو زیشن، تعداد طلباء، رجسٹری حاضری معلمین، لاگ بک، FTF ریکارڈ، NSB ریکارڈ UP E ریکارڈ اور اٹینڈنس سرٹیفکیٹ ساتھ دفنانے کی تاکید کی گئی ہو تاکہ نکیرین کے سامنے پہلی فرصت میں ڈاک جمع کروا کر مزید شرمندگی اور جواب طلبی سے بچا جا سکے۔ آپ کا زائچہ بتاتا ہے کہ آپ پر N SB میں فیض حاصل کرنے کے الزامات لگیں گے۔ ثابت قدم رہے تو " آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدارا"۔

گزشتہ ادوار سے کہیں بڑھ کر حالات حالتِ زار کی جانب بڑھتے نظر آرہے ہیں۔ آپ کے ستارے نہایت بھیانک پیش گوئیاں کر رہے ہیں۔ تمام دعائیں اور دوائیں بے سود نظر آرہی ہیں۔ نہر سے اِس پار ہیرو اور اُس پار زیرو رہنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ہر اتوار کو بعد از دوپہر یہ اعترافیہ قطعہ پڑھ کر اپنے اُوپر دَم کرنے سے بہتری کی توقع کی جا سکتی ہے۔

http://amjadmahmood.com

قسم ہے زمانے کی اِس دور کی کہ انسان بے شک خسارے میں ہے
یہ ارشادِ باری مجھے یوں لگا کہ ہیڈشپ کے ہیڈاُیک کے بارے میں ہے

کسی خوشی وغمی کی تقریب میں شمولیت نصیب نہ ہوگی اس برس بھی آپ اپنی فیملی برادری اور معاشرے میں نہ ہونے کے برابر ہونگے مگر محکمے میں کھوٹے سکے کی طرح خوب چلیں گے۔ جو حضرات شومئی قسمت سے پیڈا کا شکار ہونگے، انہیں کسی دفتر میں بیٹھنے کے لئے کرسی تک نصیب نہ ہوگی۔ اس صورت میں چند مسکینوں کو کھانا کھلانے سے مصائب ٹل سکتے ہیں۔ مگر اس سے ''اوپر'' محض خیر ات سے کام چلنا مشکل ہوگا۔ چند حضرات کو وکیلوں اور عدالتوں سے پالا پڑ سکتا ہے۔ نظریہ اُواگون پر یقین رکھنے والے حضرات کا پختہ عقیدہ ہے کہ جن لوگوں سے اللہ ناخوش ہوگا انہیں اگلے جنم میں بطور سزا پنجاب کے سکولوں میں ہیڈ ماسٹر، اے ای اوز، ڈپٹی ڈی ای اوز اور ڈی ای اوز تعینات کیا جائے گا جہاں پر سکول اور دیگر ڈاک کے سلسلے میں ''کن فیکون'' کی پالیسی اپنا کر بغیر وقت دیئے تعمیل کی دھمکی نما توقع کی جاتی ہے۔ آپ کے لئے ان حالات میں جل تو جلال تو'' اور'' استغفار'' کے وظائف بہتر نتائج دے سکتے ہیں۔ ہاٹ اینڈ کولڈ سے سارا کوئلہ جلانے سے پرہیز کریں کیونکہ فضائی آلودگی کے باعث بچوں کی صحت متاثر ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں برف کے استعمال سے بھی گلے کے امراض پھوٹنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس ہیڈ کی رقم کو بچوں اور اساتذہ کے دیگر ضروری امور پر خرچ کرنے کا حتمی پلان بنا کر رکھیں۔ سکول میں بیک وقت تین اخبار لگوانا نحس ہوگا۔

آپ کے زائچے میں تعطیلات موسم گرما کا وجود بھی نہ ہے۔ میٹنگیں اور ڈاک کے امور زور وشور سے جاری رہیں گے اور آپ ویگنوں، گاڑیوں اور بائیک

پر گھر سے مٹینگ گھروں اور وہاں سے اپنے گھروں کو آتے جاتے نظر آئیں گے۔ گھر والوں سے تعلّقات و حالات حسب سابق کشیدہ رہیں گے۔ محکمہ کی طرف سے Incentive کے طور پر آپ کو تشویش۔ اضطراب، بے چینی اور تھکاوٹ سے نوازا جائیگا جو آپ کو مِن وعن قبول کرنا ہوگا۔ یہ بھاری دور ملازمت کے خاتمہ پر خود بخود ختم ہو جائیگا۔

.......o....o......

برج S.S
سیارہ پلوٹو

یہ برج اپنے ماتحت سیارے پلوٹو کی مانند اانتہائی سرد، اور سست ہے۔ اس کی رفتار بہت دھیمی ہے اور کبھی گردش میں آنے کا امکان نہ ہے۔ یہ سکول نگر کی سب سے معزز، خوش نصیب اور آزاد مخلوق ہونے کے باعث ساڑھ ستی سے محفوظ رہے گی۔ گزشتہ ادوار کی طرح یہ برس بھی سائیہ خدائے ذوالجلال میں خیر و عافیت اور فارغ البالی میں گزرے گا اور اکثر اپنے اپنے گھروں میں پائے جائیں گے۔ مگر کچھ افراد خلوص کے عارضہ میں مبتلا ہو کر اداروں کو قائم رکھنے میں کردار ادا کر تے رہیں گے۔ یہ خوش نصیب برج آئندہ سال تک مشتری کے تیسرے گھر سے

http://amjadmahmood.com

گزرے گا جس کی وجہ سے گھیرا تھوڑا سا تنگ ہو جائیگا۔اس بار بھی جون سخت گرمیوں میں آئے گا۔البتہ جنوری میں سردی ہوگی۔مگر آپ پر ہمیشہ خوش قسمتی سے سردمہری کے اثرات قائم رہیں گے۔کام میں سر کھپانا صحت کے لئے مضر ہوگا

.......o....o......

برج کلاس فور

سیارہ زمین

آپ کی طرف سے اس سال چھٹیاں پوری کرنے کی کوشش کامیاب نہ ہوگی مگر عقرب حضرات ٹارگٹ حاصل کر پائیں گے۔ہیڈ ٹیچر سے تعلّقات کشیدہ ہونگے مگر ستمبر میں بہتری آنے کی توقع ہے۔کیونکہ صاحب کو اپنے گھر کے کاموں میں آپ کی ضرورت پیش آئے گی۔چوکیدار حضرات حسبِ معمول سو کر ڈیوٹی پورا کیا کریں گے۔آپ کے زائچوں میں ہیڈ ٹیچر کی خوشامد کی بڑی تاکید آرہی ہے لہٰذا سختی سے اس پر کاربند رہیں۔اس مہینہ بھی نماز جمعہ جمعہ والے دن ہوگی مگر آپ کی پہنچ سے دور رہے گی۔

http://amjadmahmood.com

برج کلرک

سیارہ زہرہ

سکول کی حدود میں متعیّن کلرک حضرات کی زندگی میں کوئی تبدیلی نظرنہیں آرہی البتہ محکمانہ دفاتر میں موجود حضرات اپنے اپنے برجوں میں خاصے خوش حال اور مُتموّل ہوتے نظر آرہے ہیں۔ مرغن غذاؤں اور چکنائی سے دفاتر میں پرہیز کریں ورنہ ہائی بلڈ پریشر شوگر اور یرقان کے حملے ہو سکتے ہیں۔ البتہ اپنے اپنے گھروں میں ہمہ قسم کی خوراک کھانے کی اجازت ہے۔ مگر زائچہ بتا رہا ہے کہ آپ کے گھروں میں ایسی کوئی سہولت میسّر نہ ہے۔ سال کے اکثر و بیشتر ایام ہڑتالوں میں بسر ہونگے خصوصاً جمعرات کا مبارک دن اس نیک مقصد کے لئے ''سعید اکبر'' ہوگا۔ اس طرح سے دور راز سے آنے والے سائلین اور زائرین کی بے اثر بددعائیں سمیٹنے کا سنہری موقع ملے گا۔

برج اے ای او

سیارہ یورینس

اس برس زائچہ بتاتا ہے کہ آپ سیارہ یورنیس سے مریخ کی جانب گردش میں ہے۔ جس کے باعث نیا بائیک یا گاڑی آپ کے لئے نحسِ اکبر ہو گی۔ لہٰذا پرانی بائیک پہ وزٹ کرنا صحت اور جیب دونوں کے لئے بہتر ہو گا۔ کچے اور شکستہ

http://amjadmahmood.com

سڑکوں پر واقع سکولوں کی وزٹ سے پرہیز کریں ورنہ پرانی بائیک بھی ساتھ چھوڑ سکتی ہے۔ UPE کی صعوبتیں اس برس بھی لٹکتی تلوار ثابت ہونگی۔ رپورٹس میں تاخیر زجر و توبیخ کا موجب بن سکتی ہے۔اس بار بھی آپ کی تحصیل میں UPE کا ٹارگٹ مطلوبہ اعداد سے بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ آپ کے ستارے تیزی سے گردش میں ہیں۔البتہ زیرِ اثر سکولوں پر دبدبہ قائم رہیگا۔اس برس بھی بدھ ہمیشہ منگل کے بعد ہی آئے گا۔بلڈ پریشر بڑھ جائیگا مگر میٹنگوں کی کثرت اور افسران کے پریشر سے یہ پریشر جاتا رہیگا اور نقطہ اعتدال سے گرنے کا خدشہ ہے۔لہٰذا آپ کے ڈاکٹرز کے رزق میں فراوانی کا امکان ہے۔

برج ڈی ای او DEO

اس برس بھی آپ کے سب ستارے اور سیارے ساڑھ ستی کے عتاب میں رہیں گے۔زحل کے چھٹے درجے میں ہونے کے باعث گھر جانا نصیب نہ ہو گا۔آپ کے زائچہ میں صرف سفر کرنے کی علامات نظر آرہی ہیں۔رات دفتر میں گزرنے کا امکان ہے۔سونے اور آرام کے مواقع نظر نہیں آرہے ہیں البتہ دور دراز سفر کے دوران گاڑی میں ہی نیند پورا کرنے کی کوشش کرینگے۔افسران بالا سخت برہم ہونگے مگر آپ تمام غصہ کسی نہ کسی وزٹ میں سربراہان ادارہ جات پر نکال کر تازہ دم ہو جایا کرینگے۔اس بار بھی آپ اپنے ماتحت سکولوں کو PER لکھنے اور جمع کروانے کا حکم دیں گے مگر برجوں کو حرکت سے واضح ہے کہ حسب معمول کسی PER پر کاونٹر سائن نہ ہو پائیں گے۔آزاد عدلیہ کے سائے منڈلاتے رہیں

http://amjadmahmood.com

گے۔ایک مہینہ میں دوچار پیشیاں متوقع ہیں۔کسی قسم کی چھٹی Apply نہ کریں کیونکہ آپ کے زائچے میں چھٹی نام کی کوئی چیز نظر نہیں آرہی ہے۔تمام گھریلو اور ذاتی کام نوٹ کرتے رہیں جن کی تکمیل ریٹائرمنٹ کے بعد ہوسکتی ہے۔مئی میں آپ کے برج میں سیارہ زُحل عروج پر ہے۔خصوصاً NSB کے حوالے سے آپ کا ستارہ شدید ترین گردش میں ہے۔اور یہ عرصہ آپ پر نہایت بھاری گزرنے کا قوّی امکان ہے۔نئے افسران صدقات وخیرات کا اہتمام کر کے اِس دَشت کی سیاّحی میں قدم رنجا فرمائیں تو بہتر ہوگا۔نئے افسران بڑے عزم اور حوصلے سے کام کی شروعات کرینگے اور آسانیاں بانٹنے کی نوید سنائیں گے۔مگر حالات کے سمندر کے تلاطم اور گرد باد کے تھپیڑے انہیں اپنے الفاظ واپس لینے پہ مجبور کر دینگے۔

برج DTE

آپ کے ستاروں کی گردش آپ کی بھاگ دوڑ اور دوڑ دھوپ کی غمازی کر رہی ہے۔یہ سال آپ کے کیریئر کا اہم ترین سال ہوگا اور اس کی بنیاد ''Now or never'' اصول پر ہوگی۔اس سال گھر میں کم اور سکولوں میں زیادہ وقت گزرے گا گھریلو حالات ناساز رہیں گے۔ازدواجی معاملات بگڑنے کا اندیشہ ہے البتہ عاجزی وانکساری کا مظاہرہ حالات میں بہتری پیدا کریگا۔سولہ کے ہندسے کو چھو کر بہت بڑے چیلنج میں پھنس جائیں گے۔''اوپر'' سے مزید ترقی پر پابندیاں لگنے کی قوی اُمید ہے۔ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ میں نوہزارنا کافی رہیں

http://amjadmahmood.com

گے۔ادھار مانگنے کی عادات مت ڈالئیے گا ورنہ "عزت سادات" جانے کا اندیشہ ہے۔فی الحال جون تک سکول نگر کے کسی نہ کسی خطے میں باعزت طور پر پائے جانے کی امید ہے۔جولائی اس سال کا پرامن اور پرسکول مہینہ ہوگا۔لیکن زحل کے دوسرے گھر میں ناجائز حرکت کی وجہ سے اس میں بھی ٹریننگ کی صعوبتیں پیش آسکتی ہیں۔ہمت،حوصلہ اور بردباری کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔کامیابی یا ناکامی دونوں میں سے ایک ضرور قدم چومے گی۔آپ کو اس سال کھلونوں کے ماڈل بنانے کی تربیت فراہم کی جائے گی اور اس کارخیر کو تمام PSTS تک پہنچانا آپ کا اولین فریضہ ہوگا۔یہ تربیت پارٹ ٹائم جاب اور ملازمت کے بعد مالی واقتصادی معاونت کریگی۔اکتوبر میں موٹر سائیکل کا انجن نیا لگوانا پڑیگا۔

قبرستان Graveyard

یہ مسلمہ حقیقت ہے تمام ذی روح موت کا ذائقہ چکھنے والے ہیں جو دنیا میں پیدا ہوا ہے اسے واپس لوٹ کر گھر جانا ہے۔کسی نے جلد اور کسی نے کارِ جہاں دراز ہونے کے باعث قدرے انتظار سے خالقِ حقیقی سے ملنا ہے۔زندگی منزل تک پہنچنے کا ایک Probitional Period ہے۔اک شاعر اپنے خالق سے کہا ہے۔

فاصلہ تیرے در تک ہے اتنا
زندگی درمیان پڑتی ہے

http://amjadmahmood.com

انسانوں کی آبادی والے تمام خطِّوں، ریاستوں اور ملکوں میں آخری آرام گاہوں کے طور پر قبرستان موجود ہوتے ہیں۔ اسکول نگر کے باشندوں کا بھی شہر خاموشاں سے گہرا تعلّق ہے جو اکثر مرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

ذیل میں اسکول نگر میں بسنے والے باشندوں کی قبروں اور اُن پر نصب کتبوں کا مفصّل احوال درج ہے۔ وہ کتبے قبر میں مدفون شخصیات کا تعارف بھی ہیں اور اُن کی اموات کی وجوہات کی معلومات بھی فراہم کرتے ہیں۔ جملہ سٹاف کی تفصیل فرداً فرداً بلحاظ عہدہ مذکور ہے کہ بعد از وفات ان کی قبور پر کس کس تحریر کے کتبے سجے ہیں۔

.......o....o......

http://amjadmahmood.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

بنیاد علی ولد علم دین

پی ایس ٹی

نئے سلیس اور DTE کے باعث مہلک بیماری میں مبتلا ہوئے۔

UPE نامی حادثہ میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوئے۔

عمر 55 سال۔

.......o.....o......

اک اور پی ایس ٹی کی قبر پر کتبہ ملاحظہ ہو۔

اقبال حسین ولد ناشاد

پی ایس ٹی

عمر 50 سال

USE/UPE کی تکمیل نہ ہونے پر برین ہیمبرج کا شکار ہو کر فوت ہوئے۔

.......o.....o......

http://amjadmahmood.com

کچھ اساتذہ یونانی حکمت اور ٹوٹکوں کا اضافی شوق رکھتے ہیں۔
ایک حکیم معلم کی تربت پہ کتبہ یوں سجا تھا۔

786

حکیم حکمت اللہ ولد علیل الزمان

J-V سکیل 12۔ عمر 52 سال

'' آخری عمر میں علیل ہوئے۔ اپنا علاج خود کرنے سے فوراً وفات پائی''

.......o.....o......

سینئر سٹاف کی مرقد پہ لکھا کتبہ

عقل دین ولد فخر زمان

S.S.T سکیل نمبر 16

وجہ وفات = جماعت نہم میں Below Board رزلٹ
آنے پر پیڈا 2006 لگنے کے خوف سے اچانک خالقِ حقیقی کو جا ملے۔
عمر 47 سال۔

.......o.....o......

http://amjadmahmood.com

اک نوعمر معلمؔ کا کتبہ

786

جدید خان ولد قدیم خان

S.S.E سکیل 16 ۔ عمر 30 سال

میٹرک (نہم، دہم) میں متعلّقہ مضامین میں 10 فیصد
سے کم رزلٹ آنے پر تادیبی کاروائی کی دھمکی سے
شدید علیل ہوئے۔ مزید براں نوعمری میں یک طرفہ عشق
کی تاب نہ لاتے ہوئے جواں سالی میں رحلت فرمائی۔

.......o.....o......

صدر معلمؔ کی قبر پر نصب کتبہ

حاکم خان ولد مظلوم حسین

سینئر ہیڈ ماسٹر

سکیل 18

مسلسل ایمر جنسی میٹنگز، UPE ٹارگٹ کی عدم تکمیل
نہم، دہم 10 فیصد سے کم رزلٹ، سٹاف سے چپقلش
کے باعث ہیڈا ایکٹ لگنے سے اذّیت ناک وفات پائی۔

اک ہیڈ مسٹریس کی مرقدِ انور پر اس کے شوہر نے

http://amjadmahmood.com

کتبہ پر اپنی پسند کا یہ شعر کندہ کروایا۔

میری بیوی قبر میں لیٹی ہے کس ہنگام سے
وہ بھی ہے آرام سے اور میں بھی ہوں آرام سے

دورِ جدید میں **CTSC** ہیڈ کا عہدہ تخلیق کیا گیا ہے۔

ایک CTsc ہیڈ کی تربیت پر یہ کتبہ درج تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

بادشاہ ولد شہنشاہ

سکیل 18

محض CTsc ہیڈ بنتے کی خبر سن کر حرکت
قلب بند ہونے سے اللہ کو پیارے ہوئے۔

.......o.....o......

EST کی قبر کا کتبہ

786

عمر 48 سال

PEC کے امتحان سے پاس شدہ پنجم کے
جماعت ششم کی صورت میں انچارج بننے
کے غم میں علیل ہو کر انتقال کیا

.......o.....o......

http://amjadmahmood.com

اک اور EST کا کتبہ

عمر 50 سال

جماعت ہشتم کے انچارج تھے
ہشتم امتیازی نمبروں سے PEC کے امتحان
کی برکت سے پاس ہوئی اس خوشی سے
ہارٹ اٹیک کے باعث چل بسے

.......o.....o.......

ایک کلرک کی قبر پہ تحریر کتبہ

786

فضل ربی ولد رحمت اللہ

جونیئر کلرک

سکیل نمبر 7

عمر 49 سال

ڈی ای او آفس سے تادیبی کارروائی پر دیہی سکول میں تبادلہ ہوا۔
نزولِ رحمت ختم ہونے کے غم سے علیل ہو کر وفات پائی۔

.......o.....o.......

http://amjadmahmood.com

DTE کا کتبہ

عمر34سال

مینٹورنگ اوراسیسمنٹ میں E اور D گریڈ
تقسیم کرنے کے باعث بےشمار بددعاؤں
کاشکار ہوکر عجیب وغریب بیماری میں
مبتلا ہوئے اور جہانِ فانی سے کوچ کرگئے۔

.......o.....o.......

MEA کا کتبہ

کئی ماہ تک سکولوں میں ابزرویشن نہ بناسکے
سخت دل برداشتہ ہوکر ٹینشن کا شکار ہوکر
ملکِ عدم سدھار گئے

http://amjadmahmood.com

متوقع پالیسی برائے مستقبل قریب

تعلیمی انقلاب لانے کیلئے دن رات ایک کئے جا رہے ہیں۔نئ متوقع پالیسی اِس حوالے سے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ذیل میں چند نکات پیشِ خدمت ہیں۔

شق نمبر1:

کوشش کی جائے گی کہ استاد سکول میں کم سے کم رہے۔UPE/USE کے تحت ہر قسم کے بچوں کو گھر سے سکول لائے اور اگر وقت ملے تو لائے گئے بچوں کو قابو میں رکھنے کیلئے صرف کرے۔پہلے سے داخل شدہ بچوں پر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

شق نمبر2:

نئے لائے گئے بچوں کے گندھے کپڑوں کی دھلائی کا اہتمام معلّم، صدر معلّم کی معاونت سے کریگا۔نیز اُن کے بہتے ناکوں کیلئے FTF سے تولئے خریدنے کی اجازت ہوگی۔اگر کسی بچے کا جوتا پھٹ جائے تو معلّم کلاس چھوڑ کر فوراً خود مرمت کروائے گا۔بچے کا دل اگر سکول میں نہ لگے تو معلّم کا فرض ہے کہ بچے کا دل بہلائے یہی Childcentred نظام کا تقاضہ ہے۔

شق نمبر3:

اگر بچہ تعلیم کی طرف مبذول نہ ہو تو استاد بچے کے گھر جا کر والدین سے مشاورت کرے اور اس گھرانے کی پوری تفصیل معہ متعلّقہ بچہ ڈائری میں درج کرے۔اِس دوران یہ بھی خیال رہے کہ ٹیچر کی کلاس کا تعلیمی نقصان نہ ہو۔

http://amjadmahmood.com

شق نمبر4:

ایسے تربیتی کورس شروع کیے جائیں گے جن میں اساتذہ کو بغیر کلاس پڑھائے سو فیصد نتائج دینے کی تربیت وترغیب دی جائے گی۔اگر استاد ٹارگٹ پورا نہ کرسکے تو 50 کوڑوں کی سزا زیرِ تجویز ہے۔

شق نمبر5:

اتوار اور دیگر چھٹیاں برقرار رہیں گی مگر اساتذہ کیلیئے اِن کے اوقات رات کو شمار کیئے جائیں گے۔البتہ بچوں کو چھٹیاں دی جائیں گی۔

شق نمبر6:

اگر کسی ادارے سے کسی معصوم بچے کا نام بوجوہ خارج کیا گیا تو ٹیچر اور ہیڈ ٹیچر کو عمر قید کی سزا ہو گی۔تاکہ معیارِ تعلیم بہتر ہو سکے۔

شق نمبر7:

روزانہ کی بنیاد پر رسمی ڈاک کی دفاتر تک ترسیل لازمی قرار دے دی جائیگی۔ ہیڈ ٹیچر کی حاضری بعداز سکول اوقات میٹنگز میں ضروری ہو گی۔ اِس سلسلے میں مذکورہ میٹنگ راتوں کو ہوا کرے گی جس میں شرکت لازم ہو گی چاہے وہ رات سہاگ کی ہو یا پھر قبر کی!یوں تعلیمی ضیاع کو روک کر معیارِ تعلیم بہتر کیا جاسکتا ہے۔

شق نمبر8:

بچہ بیمار ہو ہسپتال میں داخل ہو یا والدین سکول نہ بھیجنا چاہیں اُستاد کا فرض ہے کہ اُسے سکول میں حاضر کرے۔بصورت دیگر کاروائی ہو گی۔

http://amjadmahmood.com

شق نمبر 9:

ذہنی مفلوج اور کند ذہن طلباء کو امتیازی نمبروں سے پاس کروانا اُستاد کا اوّلین فریضہ ہوگا ورنہ متعلّقہ ٹیچر بستہ (ب) میں تصور کیا جائے گا اور اِس کاروائی سے معیارِ تعلیم بہتر ہوگا۔

شق نمبر 10:

تمام اساتذہ اور کلاس فور کی بھرتی کے لئے NTS لازم ہوگا جس سے ریونیو میں اضافہ ہوگا اور معیارِ تعلیم میں اضافہ کا باعث بنے گا۔

شق نمبر 11:

تعلیمی اداروں میں کثیر فنڈ زدیئے جائیں گے مگر ضرورت کے مطابق خرچنے کی اجازت نہ ہوگی تاکہ سربراہِ ادارہ مَن مانی نہ کر سکے۔ اِس توازن کے قیام سے اداروں میں تعلیمی و انتظامی امور میں بہتری آئے گی۔

شق نمبر 12:

کسی بھی ہیڈ ٹیچر کو سکول میں ایک ماہ میں تین یوم سے زیادہ ٹھہرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ میٹنگز کے سلسلے میں بغیر T.A/D.A دفتروں کے چکروں کا عادی کیا جائے گا۔ تاکہ تعلیمی و انتظامی استعداد میں اضافہ ہو۔

شق نمبر 13:

دور دراز دیہی علاقوں کے سکولوں میں کم سے کم سٹاف بھرتی کرنے کے عمل کو جاری رکھا جائے گا۔ اور ایک استاد پانچ پانچ جماعتوں کو پڑھانے کی مہارتیں سیکھ سکے گا۔ اور رزلٹ خراب آنے کی صورت میں تادیبی کاروائی بھی ہوگی۔ یوں کم سے

http://amjadmahmood.com

کم وسائل سے زیادہ سے زیادہ نتائج لے کر مثالیں قائم کی جائیں گی۔ جس سے معیارِ تعلیم بلند ہوگا اور شرح خواندگی میں اضافہ ہوگا۔

شق نمبر 14:

مالی بوجھ کے پیشِ نظر سینئر ہیڈ ماسٹر کی جگہ انچارج ہیڈ ماسٹر رکھنے کی پالیسی اپنائی جائے گی کیونکہ ایک سینئر ہیڈ کی جگہ تین انچارج ہیڈ ماسٹر باآسانی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں محکمہ انچارج ہیڈ ماسٹر کو چارج الاؤنس اور کنوینس الاؤنس نہ دیکر لاکھوں روپے بچا سکے گا۔ کیونکہ انچارج ہیڈ ٹیچر کو کنوینس الاؤنس اور خصوصاً چارج الاؤنس کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے شاکر و صابر اور باربردار لوگوں کے باعث انتظامی و تعلیمی میدان میں نمایاں پیش رفت ہوگی۔

شق نمبر 15:

ایسی پالیسی متعارف کروائی جائیگی جس میں تعلیمی امور میں استاد کو کم سے کم وقت دیا جائے اور غیر ضروری امور میں مصروف رکھا جائے۔ کیونکہ اگر معلمؓ کو جماعت پڑھانے کا مناسب وقت ملے گا تو پھر اِس کا حقیقی رزلٹ بھی بہتر ہوگا۔ اِس صورت میں مذکورہ معلمؓ کے خلاف تادیبی کاروائی کے مواقع کم ہو جائیں گے۔ جو تعلیمی انقلاب میں رکاوٹ پیدا کر سکتا ہے۔

......o.....o.......

http://amjadmahmood.com

http://amjadmahmood.com

دوسری جنگ عظیم کے خاتمے پر شکست خوردہ شہنشاہ جاپان کے سامنے ایک دستاویز پیش کی گئی جس پر جنگ کے فریق ہونے کے باعث دستخط مطلوب تھے۔ پڑھنے سے قبل ہی شہنشاہ نے یہ سوال پوچھا ''کیا اس میں ہمارے نظام تعلیم میں تبدیلی یا مداخلت کی کوئی شق تو نہیں؟''

امجد محمود چشتی